صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 18 جولائی 2019ء بمطابق 14 ذیقعد 1440ہجری بعد از دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلرَّحۡمٰنُ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ O عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَہَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِ O فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد، جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کی بہت مشکور ہوں اور میں اپنی بات چند الفاظ میں مکمل کرنا چاہوں گی کہ جو عالمی سطح پر پاکستان کلبھوشن یادیو کے بارے میں ہمیں جو فتح ملی ہے، ہم اس پر اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ شکر گزار ہیں اور بھارت کو جو منہ کی کھانا پڑی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جو مودی صاحب اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ ہم بلوچستان کو یہ کر دیں گے، سندھ کو ہم یہ کر دیں گے اور گلبھوشن یادیو نے خود اپنی سٹیٹمنٹ میں جو بلوچستان اور سندھ کے بارے میں بتایا کہ وہاں پر میں نے تخریب کاری کی ہے اور اس کی 2022 تک ابھی سروس باقی ہے، جناب سپیکر، آپ کے توسط سے میں اس فلور سے عالمی دنیا کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اب عالمی دنیا کو بھی Realize کرنا چاہیئے کہ انڈیا باقاعدہ طور پر دہشت گردی کے ہر اس کام میں ملوث ہے کہ جس کو دنیا پہلے یہ کہتی تھی کہ پاکستان دہشت گرد ہے، اب میں عالمی دنیا اور خاص طور پر امریکہ سے درخواست کروں گی کہ کل عالمی عدالت انصاف میں بھارت پر دہشت گردی ثابت ہو چکی ہے تو بھارت کو دہشت گرد ملک قرار دیا جائے اور اس کے خلاف جو بھی کارروائی کرتا ہے اس کو Under observation یا گرے لسٹ میں ڈالا جائے تاکہ اس پر بھی اتنی ہی Observation ہو، چونکہ ہم جیت چکے ہیں اور بھارت ہار چکا ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئی شک نہیں اس میں کہ کل پاکستان کی بڑی تاریخی فتح ہوئی ہے اور کل بین الاقوامی فورم پر پوری دنیا میں پاکستان کا Soft image کا تاثر گیا ہے اور بھارت جو ہمیشہ سے پاکستان کو دہشت گرد ملک کہتا ہے، کل عالمی عدالت انصاف نے ان کو دہشت گرد ملک ثابت کر دیا کہ یہ ان کی نیول کا آدمی ہے اور پاکستان میں یہ غداری کا مرتکب ہوا ہے اور پاکستان کی عدالتیں اس کے بارے میں فیصلہ کریں گی۔ لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر، گزارش ہے کہ گلیات فارسٹ ڈویژن میں گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے جو کہ انتہائی زیادتی اور ظلم ہے کیونکہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ سرکاری ڈیپارٹمنٹ ہے اور گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی سرکاری ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، مہربانی

فرما کر اس کا نوٹس لیا جائے اور گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے جو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی زمین پر قبضہ کیا ہے، اس کو واگزار کیا جائے، چونکہ نلوٹھا صاحب کا حلقہ ہے (مداخلت) ایک منٹ، یہ بھی بات کریں گے لیکن اس دن میں وہاں گیا تھا، آپ سے بھی میری ملاقات ہوئی تھی تو ڈیپارٹمنٹ والے میرے پاس آ گئے اسی ہوٹل میں، تو میں نے کہا کہ میں اسمبلی میں ان شاء اللہ یہ آواز اٹھاؤں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں لائق محمد خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت اہم Point raise کیا ہے، سپیکر صاحب، گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی اٹھائیس کنال سے زائد اراضی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور اس میں فارسٹ کا ایک ریسٹ ہاؤس بھی ہے جہاں پر گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی اس کی تعمیر کے لئے لیبر لے کر گئی ہے لیکن وہاں پر فارسٹ والوں نے مقامی لوگوں کی مدد سے ان کو وہاں پر قبضہ کرنے نہیں دیا، ٹھیک ہے سپیکر صاحب، یہ دونوں محکمے صوبائی حکومت کے ہیں لیکن جب بھی کوئی محکمہ دوسرے محکمے سے کوئی زمین لینے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے قانونی راستہ اختیار کیا جاتا ہے، میں Appreciate کرتا ہوں گلیات کے فارسٹ آفیسر کو جو انہوں نے اس کے لئے Stay بھی لیا ہے اور ابھی مزید کارروائی انہوں نے روک دی ہے، تو میں حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ ہمارے فارسٹ منسٹر صاحب، ایڈوائزر صاحب فارغ نہیں ہیں، ان کا بلین ٹریز کے اوپر کام جاری ہے، تو میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ اس کو، یہ جو ہمارا ایڈوائزر صاحب ہیں، اس کو اپنے محکمے کے اوپر توجہ دینی چاہیئے اور اگر فارسٹ کی زمین کا اس طرح دوسرے ڈیپارٹمنٹس قبضہ کرتے رہے تو آپ دیکھیں کہ ایک طرف تو فارسٹ کے محکمے نے وہاں پر مقامی لوگوں کے لئے راستے بند کر دیئے ہیں، ان کے مال مویشی جو جنگلوں میں وہ گزارتے تھے، وہ بھی بند کر دیئے ہیں اور میں نے اس دن بھی کہا ہے کہ ایک ایسی آبادی کہ جہاں پر پانی کا ایک گھونٹ نہیں ہے، ڈھنہ بھاگن اس کو کہتے ہیں، وہاں پر مقامی لوگوں نے ایک ہینڈ پمپ لگانے کی کوشش کی تو فارسٹ والوں نے ہینڈ پمپ لگانے نہیں دیا، یعنی فارسٹ والوں کے اوپر اس حد تک پابندیاں لگی ہیں کہ وہ مقامی لوگوں پر ان پابندیوں کے اوپر عمل درآمد کر رہے ہیں تو میری درخواست ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ اشتیاق ارمڑ صاحب ہیں؟ ریسپانڈ کریں، ایڈوائزر نہیں ہیں، وہ فل منسٹر ہیں، جی اکبر ایوب صاحب، آپ ریسپانڈ کریں۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر، لائق خان صاحب نے اور سردار صاحب نے بڑا Valid point اٹھایا ہے لیکن سردار صاحب خود ہی کہہ رہے ہیں کہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایکشن بھی لے لیا ہے، They have gone to the court also لیکن میں اس بات سے بالکل سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ اگر زمین چاہیئے بھی ہے تو اس کا ایک پراسیس ہے، کوئی طریقہ کار ہے، یہ کوئی جنگل کا قانون تو نہیں ہے کہ جا کر آپ قبضہ کر لیں، تو اس کو منسٹر فارسٹ اور سیکرٹری فارسٹ اور گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے جو بھی وہاں ڈی جی صاحب ہیں، ان کے نوٹس میں لائیں گے اور We look into it، کہ اس میں کیا پرابلم ہے؟ تو ان شاء اللہ اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کروائیں گے اور جناب سپیکر، یہ قبضوں والا سلسلہ نہیں ہونا چاہیئے، میرے ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہوتا ہے کہ جو کوئی نئی جگہ پر کوئی نیا ڈسٹرکٹ بنتا ہے تو وہاں پر ڈپٹی کمشنر وہ سی اینڈ ڈبلیو کے ایکسئین کے گھر پر جا کر قبضہ کر لے گا، ہر چیز کا ایک سسٹم ہے، ایک طریقہ کار ہے، اس کے مطابق ہونا چاہیئے، اس کے اندر ہم دیکھیں گے اور جو بھی ضروری اقدامات ہوں گے وہ ان شاء اللہ لیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محمود خان صاحب، شارٹ شارٹ۔

ایم پی ایز ہاسٹل اور خیبر پختونخوا ہاؤسز اسلام آباد اور ایبٹ آباد سے متعلق معاملات کا مجالس قائمہ کے سپرد کیا جانا

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں آپ اور اس معزز ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آئین کے آرٹیکل 87 کے تحت اسمبلی ایک خود مختیار ادارہ ہے جس پر انتظامیہ کے فیصلوں کا اطلاق نہیں ہوتا، لہذا میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ حال ہی میں انتظامیہ نے ہمالہ ہاؤس واقع نتھیا گلی کو اپنی تحویل میں لینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کو واپس لیا جائے کیونکہ یہ ایک غیر آئینی فیصلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سلطان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہمیں بتایا جائے کہ یہ جو فیصلے کرتے ہیں، یہ آئین کے ساتھ متضاد کرتے ہیں۔ دوسرا یہ بھی بتایا جائے کہ انہوں نے جو فیصلے کئے ہیں، پانچ سال کا ریکارڈ نکلوادیں جو انہوں پرائیویٹ کیا ہے، اس کی کتنی انکم ہو گی؟ یہ تو اسمبلی کا، اس ہاؤس کا اور سپیکر صاحب، یہ تو ایک مضبوط ادارہ ہے اور جو ہاؤس ہے وہ تو اس اسمبلی کا ہے، اس کو انتظامیہ کیسے قبضہ کر سکتی ہے؟ کم از کم اس کے اوپر ایکشن ہونا چاہیئے اور اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ منافع کے لئے اس کا بزنس ہو گا تو پچھلے پانچ سالوں کا جو پرائیویٹ کرنے کا جو ریکارڈ ہے اس کو نکالیں تاکہ اس ہاؤس کو پتہ چلے کہ واقعی کتنا منافع ہوتا

ہے اور ایسے خواہ مخواہ سپیکر صاحب، ایک ادارے کے ساتھ اور جو آرٹیکل 87 کی بات ہے، یہ لاء منسٹر اس پر کلیئر بات کریں تاکہ یہ جو Suspense ہے یہ ختم ہو جائے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Sultan Khan, Law Minister, respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): بہت شکریہ سر، ایک تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں، نیٹنی صاحب کا کہ انہوں نے ہمالہ ہاؤس کے بارے میں، تو یہ ایک اچھی بات بھی ہے، آج کل چونکہ گرمیوں کا موسم ہے تو ویسے بھی نتھیا گلی سے Related جو باتیں ہوتی ہیں تو ہر انسان کے دماغ پر زیادہ ہوتی ہیں، تو میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، سر، یہ In principle ان کی بات تو ٹھیک ہے کہ اسمبلی ایک خود مختیار ادارہ ہے، اس میں تو کوئی قانونی یا آئینی ابہام نہیں ہے۔ اب سر، رہی بات ریسٹ ہاؤسز کی، چونکہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جو سرکاری ریسٹ ہاؤسز ہیں وہ تو بہر حال گورنمنٹ کا ایک Initiate policy بھی ہے کہ گورنمنٹ ریسٹ ہاؤسز کا استعمال ایسے طریقے سے کیا جائے کہ ریونیو بھی جنریٹ ہو، ہمالہ ہاؤس اس اسمبلی سیکرٹریٹ کی پراپرٹی ہے، تو میں یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں اور میں ایشورنس بھی دے سکتا ہوں کہ بغیر آپ کے آفس کے بغیر سیکرٹریٹ کے جو Due processes ہیں، یہ تو ایک جنرل پالیسی ہے کہ ان تمام ریسٹ ہاؤسز کو پبلک کے لئے کھول دیا جائے، اور اس کی ریونیو جنریشن بھی ہو لیکن جو بھی ہو گا بہر حال وہ تو قانون کے مطابق ہو گا تو آخر میں جب سپیکر صاحب کی Consent ہو گی یا اسمبلی سیکرٹریٹ کی Consent ہو گی، تب ہی قانونی طریقے سے یہ ہاؤس جائے گا کوئی اور ادارہ یا اور اتھارٹی اس کے بارے میں احکامات جاری نہیں کر سکتے ہیں۔ آخری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر مزید ڈیٹیل چاہیئے نمبر وائز کہ پچھلے پانچ سالوں میں کیا فائدہ ہوا، اس پالیسی کا یا کتنے ریسٹ ہاؤسز سے کتنا ریونیو جنریٹ ہوا؟ تو میری رائے یہی ہے کہ ایک فریش کوسچن نیٹنی صاحب اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کر دیں لیکن یہ ایشورنس میں دیتا ہوں کہ اس کی Approval سپیکر کے آفس سے، اسمبلی سیکرٹریٹ سے ہی جائے گی، اگر ان کی مرضی ہو گی تب یہ جائے گی، اگر ان کی مرضی نہیں ہو گی تو قانونی طور پر پھر وہ نہیں جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان: یہ چیزیں صرف کے پی کے میں ان کو نظر آ رہی ہے، کے پی کے کی جو چیزیں ہیں یہ جو ریسٹ ہاؤسز ہیں ان کو وہ کر رہے ہیں، مری میں پنجاب کا جو ریسٹ ہاؤس ہے کم از کم ان کو بھی ایسا کر لیں، ہم نے بھی کم از کم مری میں اگر ادھر جانا ہے تو کم از کم وہاں ہم Stay کر سکیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے بھی میں نے یہاں پر ریکویسٹ کی تھی کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ کے پی کے کو کیوں ٹارگٹ کیا جارہا ہے اور آپ کی اپنی گورنمنٹ ہے، اب اگر نتھیا گلی میں سپیکر ہاؤس اگرچہ ہم نے دیکھا بھی نہیں ہے اور نہ ہم جاکر وہاں پر رہتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اگر سپیکر کو کہیں میٹنگ کی ضرورت ہوتی ہے یا کہیں ان کی کوئی اور Engagement ہوتی ہے تو کیا وہ پھر ہوٹلوں میں رہیں گے اور ہوٹلوں میں خرچہ ہوگا۔ دوسری بات میں نے آپ کو فرنٹیئر ہاؤس اور کے پی ہاؤس کی کی تھی جو اسلام آباد میں ہے، جناب سپیکر صاحب، یہ میرا چوتھا Tenure ہے، ہم نے اسلام آباد میں کوئی گھر نہیں بنایا، ہمارے لئے وہی کے پی ہاؤس ہوتا ہے جہاں پر ہم تھے، اب تو آپ لوگوں نے یہ بھی کر دیا ہے کہ تین دن کے بعد ہم سے پیسے لئے جاتے ہیں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ جب ہم اور یہاں پر ہر بندہ جو بیٹھا ہوا ہے، وہ اپنی پارٹی کے کسی نہ کسی عہدے کے ساتھ Involve ہے، تو جناب عالی، میں نے تو پہلے کہا تھا کہ کے پی ہاؤس کو اور ایم پی ایز ہاؤس کو آپ کے انڈر کیا جائے تاکہ اس کی صحیح طریقے سے دیکھ بھال بھی ہو سکے اور دوسرا گورنر ہاؤس آپ کیوں نہیں لیتے؟ گورنر ہاؤس کو بھی لے لیں، آپ سی ایم ہاؤس کو بھی لے لیں جہاں پر عمران خان صاحب جاکر اپنے دس دس دن گزارتے ہیں، مجھے آپ لوگ یہ کہنے پر مجبور کر رہے ہیں، اسی طرح پھر گورنر صاحب بھی وہاں جاکر اپنے ہاؤس میں رہتے ہیں تو صرف اسمبلی پر ہی قطعاً ہے، تنخواہیں آپ کہتے ہیں کہ نہ بڑھائیں، مہنگائی بڑھ رہی ہے تو صرف کے پی کے کے اندر ہی یہ سارا ماجرا ہے، پنجاب میں آپ لوگوں نے ایم پی ایز کی تنخواہیں بڑھا دیں، سب کچھ کر دیا، آپ پہلے پنجاب کے سارے ریسٹ ہاؤسز، پنجاب کا جو سی ایم ہاؤس ہے، پنجاب کا جو گورنر ہاؤس ہے، پنجاب کا جو سپیکر ہاؤس ہے، پہلے اس کو لیں پھر اس کے بعد ہم یہاں دینے کے لئے تیار ہیں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جہاں تک کے پی ہاؤس اسلام آباد کا تعلق ہے، وہ تو لاء منسٹر صاحب کو ہم نے کہا تھا کہ آپ اس کو دیکھیں یا اس پہ اگر کمیٹی کی ضرورت ہے تو ہم کمیٹی بنا دیتے ہیں یا آپ خود ڈیپارٹمنٹ سے بات کر کے، چونکہ یہ ایشو تو۔۔۔۔

وزیر قانون: Being the Law Minister میں نے ایک دفعہ پہلے بھی ہاؤس سے ریکویسٹ کی تھی کہ ہاؤس کی سٹینڈنگ کمیٹی آن ایڈمنسٹریشن موجود ہے اور وہی جو اس وقت میں ایڈمنسٹریشن کے ساتھ جو کے پی کے ہاؤس کی بات کر رہا ہوں تو یہ معاملہ ایڈمنسٹریشن کمیٹی کا بھی بنتا ہے، تو پھر اگر یہ اس میں ہینڈ اوور ہونا ہے تو اگر کسی وقت یہ آجائیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے آن ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، اس کو یہ ریفر کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، اگر آپ ایڈمنسٹریشن کمیٹی میں بھیج دیں تو وہ اس کو Take up کرے گی۔ سر، میں دوسرا یہ نگہت بی بی نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، یعنی آپ سارے کے پی کے کو کیوں ٹارگٹ کر رہے ہیں، تو سر، ملک کے اکانومی کے جو حالات ہیں تو اس میں آپ نے دیکھا کہ کیبنٹ نے اپنی تنخواہیں بھی کم کی ہیں، آپ نے سر، اپنی تنخواہیں، ڈپٹی سپیکر نے اپنی تنخواہیں خود Voluntarily کم کی ہیں۔ اس کے علاوہ سر، اگر کوئی اچھا کام کے پی کے کر رہا ہے، ٹارگٹ کی بات نہیں ہے، ہم تو پنجاب سے بھی کہتے ہیں کہ آپ بھی اس طرح کے کام کریں، جو عوامی اقدامات ہیں وہ آپ اٹھائیں، جو خرچ کم کرنے کے اقدامات ہیں وہ آپ اٹھائیں اور ہم تو فخر سے کہتے ہیں کہ کے پی کے ملک کا پہلا صوبہ ہے کہ لیڈ کر رہا ہے اور ہم نے گورنر ہاؤس بھی دینا ہے، ہم نے یہ سارے جتنے بھی سرکاری ریسٹ ہاؤسز ہیں، ہم نے پبلک کے لئے کھول دیئے ہیں اور ہم ریونیو بھی جنریٹ کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: The matter regarding to the MPA Hostel, KPK House Islamabad and KPK House Abbottabad may be referred to the Standing Committee on Administration? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the matter is referred to the Standing Committee on Administration (Applause) I want to clarify one thing.

یہ جو ایم پی ایز ہاسٹل اور دوسرا کونسا ہے سیکرٹری صاحب؟ ایم پی ایز ہاسٹل وہ ہماری لائبریری اینڈ کونسی کمیٹی ہے؟ ہاؤس اینڈ لائبریری وہ کرتی ہے۔ So this question is referred to that Committee and remaining portion جو اسلام آباد والا ہے یا ایبٹ آباد والا ہے، وہ Referred to the Administration Standing Committee لیکن ایک چیز I want to clarify more، دیکھیں I was in that regarding the Hamala House meeting which held in Islamabad in Prime Minister's Office, in which the Governor Sahib and Chief Minister were also present and in that meeting all have decided that because we are working on austerity measures اور تنخواہیں بھی کم کی گئی ہیں اور اخراجات بھی، ہم نے بھی اپنی اسمبلی میں گیارہ کروڑ کی بچت کی ہے اس پورے پچھلے سال میں، You can check that، تو چونکہ مہنگائی

بھی ہے اور اگر ہم شاہ خرچیاں بھی کریں گے تو لوگوں پہ اس کے کیا اثرات پڑیں گے ؟ تو جہاں جہاں پی ٹی آئی کی حکومت ہے پنجاب میں یا کے پی کے کے اندر، اس میں ہم کر رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے، بلوچستان اور سندھ کے اندر بھی ہم کر سکیں تو جتنے بھی ریسٹ ہاؤسز ہیں Whether it's a Governor House Nathia Gali or Chief Minister House or the Speaker House, یہ ہمالہ ہاؤس اور باقی بھی پورے صوبے کے ریسٹ ہاؤسز جو کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں اور اسی طرح اس کے بعد پنجاب کا بھی نمبر ہے، تو وہ سارے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں اور اب باقاعدہ ان کے پراسیس سے ٹینڈر لگائیں گے تاکہ اچھی فرمز آجائیں اور لے لیں اور اس سے ریونیو جنریٹ ہو اور اس میں یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ یہ ریونیو جہاں پہ وہ ریسٹ ہاؤس ہے، اسی علاقے کے لوگوں کے اوپر خرچ کیا جائے گا، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس وقت اس پہ زیادہ بات نہیں کرنی چاہیئے Because کہ کل اللہ کرے کہ ہمارا ملک بڑا امیر ہو جائے، ہم بھی آپ کی تنخواہیں چار گنا بڑھا دیں، ہم ہر گھر میں ایئر کنڈیشن لگا دیں، Living standard بڑھ جائے اور وقت کے ساتھ ساتھ سارا کچھ ہو، اس وقت جو صورتحال ہے کہ ہم میں سے جو بھی سرکاری ریسٹ میں رہے گا تو اپنے پیسے پہ رہے گا یا ہمارے بیوروکریسی کے لوگ رہیں گے تو اپنے پیسوں پہ رہیں گے نہیں تو روٹیاں دو بے شک کھا لیں لیکن (ہنستے ہوئے) مس سمیرا شمس، ایم پی اے، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، جلدی کریں، ٹائم کو دیکھیں جی۔

رسمی کارروائی

<u>محترمہ سمیرا شمس:</u> شکریہ سپیکر صاحب، ایک تو Domestic violence کے لئے سلیکٹ کمیٹی کا آپ نے کہا تھا وہ ابھی تک نہیں بن سکی، عملدرآمد نہیں ہو سکا، تو اس کے لئے ریکویسٹ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی اگر وہ پروسیڈنگز سٹارٹ ہو جائے تو Domestic violence کا جو بل ہے، اس پہ ہماری جو امینڈمنٹس جتنی بھی تھیں وہ آگے ہم Pursue کر پائیں گے اور دوسرا Child abuse کے لئے پہلے تو نگہت صاحبہ نے بھی بات کی تھی، میں نے بھی بات کی تھی، اس کے لئے آپ نے بھی کہا تھا کہ کمیٹی بنائیں گے اور کیسز دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں، پچھلے آٹھ سال کا چائلڈ کمیشن کا جو ڈیٹا ہے وہ بتاتے ہیں کہ کچھ 222 کیسز تھے۔ جناب سپیکر، پچھلے دنوں "مشرق" اخبار میں ڈیٹا آیا تھا، اس میں کہا گیا تھا کہ صرف جون کے مہینے میں تیرہ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں جن میں تقریباً چھ کیسز صرف پشاور سے ہیں۔ جناب سپیکر، 14 جولائی کو ٹی این

این کی خبر تھی کہ چارسدہ میں پندرہ سالہ بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی ہے، فرشتہ کے کیس کا بھی تقریباً سب کو پتہ ہے، اس کے لاز موجود ہیں چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2010 لیکن میرے خیال میں وہاں پہ کچھ Loop holes ہیں یا کیسز Awareness کی وجہ سے زیادہ رپورٹ ہو رہے ہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر کمیٹی بنا دی جائے تو اس میں At least ہم ممبران بیٹھ کے ڈسکس کر سکتے ہیں کہ Awareness کے لئے کیا کر سکتے ہیں، Prevention کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ اگر ٹیکسٹ بک میں اس کو Add کرنے کی ضرورت ہے تو وہ بھی کر سکتے ہیں اور قانون میں کہیں پہ Loop holes ہیں تو اس کے لئے بھی ہم کام کر سکتے ہیں، تو میری یہ دوبارہ آپ سے درخواست ہو گی کہ ایک Domestic Violence Bill کے لئے اور ایک یہ Child abuse cases کے لئے-----

(تالیاں)

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: ٹھیک ہے۔ Salahuddin Sahib, this is the last call attention.

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir, during the last, as everybody knows, during the last 24 hours, there have been torrential rain fall in different parts of Khyber Pakhtunkhwa and these torrential rain fall has caused a lot of damage to public properties, to livestock and to houses and quite of few of them have already been reported to me. I demand that surety be given by a responsible Minister that a committee be constituted under the chairmanship of DC, Peshawar, so that the issue to be addressed and the damages to be compensated; if I could have the attention of a responsible Minister. Thank you.

Mr. Speaker: Law Minister to respond please.

لاء منسٹر، بارشوں کے بارے میں صلاح الدین صاحب نے جو بات کی۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، چونکہ بارشوں سے نقصان کے بارے میں آپ کہہ رہے ہیں تو سر، پی ڈی ایم اے Already صوبے میں کام کر رہی ہے، میں ریکویسٹ کروں گا ایم پی اے صاحب سے کہ وہ جہاں پر بھی نشاندہی کر رہے ہیں تو پی ڈی ایم اے بالکل On high alert ہے، یہ میں آپ کو بتا دوں کہ پی ڈی ایم اے کے جو سیکرٹری ریلیف ہیں، وہ بھی اس کے اوپر نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی سیز کے ساتھ ہر ضلع میں Coordinate کر رہے ہیں لیکن ایم پی اے صاحب کا کوئی اگر Specific

کہیں علاقے میں جو خدشہ ہے وہ مجھے Kindly بتا دیں تاکہ میں اس کو سیکرٹری ریلیف کو Communicate کر دوں اور اس پر ایکشن لے لیا جائے جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچنز آور: اب نہیں After Question's hour۔ کوئسچن نمبر 1793، جناب شاہ فیصل خان، نہیں ہیں شاہ فیصل، شاہ فیصل صاحب موجود ہیں، جی جی، شاہ فیصل صاحب۔

* 1793 _ جناب شاہ فیصل خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک ہنگو ٹل میں مین سڑک اور ہنگو بائی پاس روڈ کی مرمت کے لئے حکومت نے کے پی ایچ اے کو فنڈ فراہم کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے اور اس فنڈ سے ان سڑکوں کی مرمت کا کام کہاں کہاں کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان(وزیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

مقررہ فنڈ جو 2013 سے 2018 تک ہنگو ٹل مین روڈ اور ہنگو بائی پاس پر خرچ کیا گیا ہے۔اس کی سال بہ سال مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب شاہ فیصل خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، پلیز۔

جناب شاہ فیصل خان: سپیکر صاحب، ما دا کوئسچن کړے دے چې کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک ہنگو ٹل مین روڈ اور ہنگو بائی پاس روڈ کی مرمت کے لئے حکومت نے کے پی ایچ اے کو فنڈ فراہم کیا ہے؟ جی ہاں۔ سپیکر صاحب، په دېکښې څنګه چې ما کوئسچن کړے دے 2013 نه تر 2018 پورې یقیناً چې کوم دا هنګو ټل روډ دے، دا د ډسټرکټ کرم پورې یو واحده شاهراه ده او په دې باندې هر کال د ایم اینډ آر په مد کښې فنډ را اوځی خو چونکه د هغې سټینډرډ انتهائی خراب دے، انتهائی Low standard دے او دا کار چې اوشی نو جی بیا دوه میاشتو نه پس دا کار په نظر نه راځی، نو دیکښې جی زما ګزارش دے چې که دغه کوئسچن کمیټئ ته حواله شی چې په دېکښې ډیټیل بحث اوشی په دې باندې۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honorable Minister for Communication and Works, Akbar Ayub Sahib.

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات):</u> جی شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے بھائی نے جو سوال اٹھایا ہے جناب سپیکر، یہ کافی لمبا روڈ ہے، تقریباً میرا خیال ہے پچپن کلو میٹر یا اتنی تقریباً اس کی Length ہے اور ایم اینڈ آر کے فنڈز بہت محدود ہوتے ہیں، اس میں زیادہ تر Pot holes کو Fill کرتے ہیں اور اگر کوئی Piece بہت زیادہ خراب ہو تو اس کو ہم پورا کرتے ہیں لیکن اس سوال سے ان کے لئے اچھی خوشخبری یہ ہے کہ ہم نے اس سڑک کو ایک Foreign Aided Project میں میں نے Propose کیا ہے کہ ہنگو ٹو سروزئی اور ہنگو بائی پاس اور ہمارا ان شاء اللہ یہ پروگرام ہے کہ اس تمام کے تمام کو Rehabilitate کریں، Brand new کریں اور ان شاء اللہ تعالیٰ میری وزیر اعلیٰ صاحب سے بات ہوئی ہے لیکن اس مسئلے میں شاہ فیصل صاحب سے بات نہیں ہو سکی، دو تین دن پہلے ہی میری میٹنگ ہوئی ہے، اس سلسلے میں ڈسکشن بھی ہوئی ہے، جیسے ہی یہ چیز Approve ہوتی ہے، میں ان شاء اللہ ان کو بتاؤں گا بہت جلد اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ یہ تقریباً جناب سپیکر، یہ 1.8 بلین روپے کا پراجیکٹ ہے، تقریباً پونے دو ارب روپے کا یہ منصوبہ ہے، اس کے بارے میں سی ایم صاحب خود ہر چیز سے Apprised ہیں، ان کا اگلا سوال بھی آ رہا ہے جناب سپیکر، اس کے بارے میں بھی وہ Apprised ہیں، یہ بہت Important road ہے، ہم چاہتے ہیں چونکہ اس کے اوپر ٹریفک بھی بہت زیادہ ہے، لوڈ آف ٹریفک بہت زیادہ ہے، اس کو ہم نے Priority میں لیا ہوا ہے۔ تو میرا خیال ہے کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے، شاہ فیصل بھائی، آپ آ جائیں جو بھی اماؤنٹ ہو گی، آپ کی مشاورت سے جہاں جہاں آپ کہیں گے ہم ادھر ایم اینڈ آر کا کام کروادیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بہتر ہے شاہ فیصل صاحب، کہ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، جیسے انہوں نے آپ کو ایشورنس دے دی۔

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات:</u> اور یہ بہت اچھی طرف جا رہا ہے۔

<u>جناب شاہ فیصل خان:</u> سر، په دیکښې چې کوم کار شوے دے، دا چونکه تیر حکومت کښې جی دا ډائریکشن ایشو شوے وو چې دا ټی ایس ټی به نه کیږی جی، نو دا د ټی ایس ټی کار روان دے خو هغه نن او شی جی خو ډیر لکه Low standard کار

روان دے ، که په دیکښې وزت اوشی نو هغه به هم بهتر وی، که کمیټئ ته ئې نه حواله کوئ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، روڈ تو Already TST ہے، اب اس کو اگر پری مکس کریں تو پھر تو پورے روڈ کو پری مکس کرنا پڑے گا۔ جیسے میں نے کہا ہے کہ محدود فنڈز ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہم ایک طرف سے سٹارٹ کریں تو وہ تو آدھا کلو میٹر نہیں ہے تو ان پیسوں میں تو ایک کلو میٹر ہو گا سر، تو اگر Pot holes fill کرنے ہیں تو پہلے ہم جو کھڈے ہیں ان کو Fill کریں گے، جو پیسے بچ گئے، اگر یہ کہتے ہیں، ایک طرف سے آپ اس کو پری مکس کرنا شروع کر دیں، ہم اسی طرف سے شروع کر دیں گے، اس میں کوئی پرابلم نہیں ہے لیکن جس طرح میں نے بتایا ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اس روڈ کو ہم پورا کا پورا نیا بنانے کے لئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ فیصل صاحب، بہتر یہی ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھیں، ان شاء اللہ آپ کا ایشو Resolve کر دیں گے۔

جناب شاہ فیصل خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بس سپلیمنٹری کا ٹائم تو گزر گیا۔ جی شاہ فیصل صاحب، کوئسچن نمبر 1794، پہلے سپلیمنٹری اکٹھے ہوتے ہیں پھر منسٹر جواب دیتا ہے۔ جناب شاہ فیصل صاحب، سپلیمنٹری اس پر لے لیں، یہ بھی اسی طرح کا Identical Question ہے۔

جناب شاہ فیصل خان: جی زما دا کوئسچن هم دې روډ سره Related دے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فیصل خان صاحب، کوئسچن نمبر 1794۔

* 1794 _ جناب شاہ فیصل خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے 2015 کچہ پکہ ٹوہنگو روڈ کو ڈبل کرنے کی منظوری دی تھی جس کی تکمیل کی تاریخ دسمبر 2018 دی تھی لیکن مذکورہ مدت میں یہ پراجیکٹ مکمل نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پراجیکٹ کب تک مکمل کیا جائے گا کیونکہ یہ کوہاٹ سے کرم تک یہ واحد شاہراہ ہے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، حکومت نے ہنگو روڈ کو ڈبل کرنے کے لئے 2759.858 ملین روپے کی منظوری دی تھی جس کی تکمیل کی معیاد دسمبر 2018 تک تھی جس کے لئے اب تک حکومت کی جانب سے 1469.568 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔ فراہم کردہ فنڈز کے مطابق کام کیا جا چکا ہے جبکہ بقیہ کام کی تکمیل کے لئے مزید 1272.641 ملین روپے فنڈز درکار ہیں، مطلوبہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ڈبل روڈ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔ فنڈز کی فراہمی اور اخراجات کی تفصیل دی گئی ہے:

فنڈز کی فراہمی اور اخراجات کی تفصیل

Year	Releases (In Million)	Re-appropriation (In Million)	Total (In Million)	Expenditure (In Million)	Balance (In Million)
2014-15	120.000	0.000	120.000	0.000	**120.000**
2015-16	100.000	0.000	100.000	148.179	**-48.179**
2016-17	299.930	215.000	514.930	342.314	**172.616**
2017-18	236.638	428.000	664.638	713.517	**-48.879**
2018-19	40.000	30.000	70.000	283.206	**-213.206**
	796.568	**673.000**	**1469.568**	**1487.217**	**-17.649**

(ب) اگر PKHA کو منظور شدہ فنڈز کی بقیہ رقم 1272.641 ملین روپے آئندہ مالی سال 2019-2020 میں فراہم کر دی جائے تو ڈبل روڈ کا بقیہ کام مکمل ہو سکتا ہے۔

جناب شاہ فیصل خان: دېکښې جی دا پراجیکټ لږ Delay شوے دے شارټ فنډ وو، اوس مونږ سره دمنسټر صاحب هغه ورځ کمټمنټ شوے دے چې دې له ما فنډ ورکړے دے، نو ان شاء الله دا به اوشي، ان شاء الله د دې جواب نه مونږ مطمئن یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ منور خان صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب منور خان: میں منسٹر صاحب سے تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ فارن فنڈ کی بات کرتے ہیں یہ صرف ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز کو مل رہے ہیں یا اس میں اپوزیشن والے بھی آپ شامل کر رہے ہیں اور دوسری بات، منسٹر صاحب سے دوسرا کوسچن میرا یہ ہے کہ جیسے کہ آپ نے کھڈوں کی بات کی ہے، بنوں میانوالی روڈ، تقریباً اس پر تو کام شروع ہے لیکن تقریباً دو فرلانگ کا ایک روڈ ہے بنوں تا

میانوالی مین روڈ، اس میں اتنے کھڈے ہیں لیکن وہ ابھی تک انہوں نے اسی طرح چھوڑا ہے، Kindly اگر اس پر بھی تھوڑی سی انسٹرکشنز جاری کریں کہ وہ بھی کمپلیٹ کریں۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، یہ میں نے جو ہنگو روڈ کی بات کی ہے، یہ ہائی ویز کا ہمارے ہائی وے اتھارٹی کے روڈز کا پروگرام ہے اور یہ ہنگو والا روڈ کسی ایم پی اے کا روڈ نہیں ہے، یہ تو پورے عوام الناس کا روڈ ہے، جہاں جہاں ہم دیکھ رہے ہیں جو روڈز زیادہ خراب ہیں، ان کو پہلے کریں اور ارادہ ہم یہ رکھتے ہیں کہ تمام کے تمام ہائی ویز کو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان پانچ سال کے آخر تک کسی نہ کسی پروگرام یا خود اے ڈی پی کے تھرو ان کو Rehabilitate کریں اور دوسرا یہ کہ جب کوئی ایسا پروگرام آئے گا کہ کوئی نئے روڈز لیں گے تو ان شاء اللہ اس میں ہم سب کو Accommodate کریں گے، اس میں کوئی گورنمنٹ اور اپوزیشن کی بات نہیں ہے۔ جو ایم اینڈ آر کا کہہ رہے ہیں منور خان صاحب، آپ مجھے لکھ کر دے دیں روڈ ہم ان شاء اللہ آپ کو بنا دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 1787، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، کوسچن نمبر 1787۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1787 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی منصوبہ سال 2014 میں زیر غور تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) بی آر ٹی منصوبے کی فیزیبلٹی کا کام کب شروع کیا گیا اور کب مکمل ہوا؛

(2) مذکورہ منصوبہ حکومت کے زیر غور ہونے کے باوجود پشاور انٹر چینج سے جی ٹی روڈ، یونیورسٹی روڈ، حیات آباد اور کارخانوں مارکیٹ تک خوبصورتی کی غرض سے بنائی گئی سڑکوں اور لگائے گئے پودوں پر فنڈز کا ضیاع کیوں کیا گیا، نیز سال 2014 سے تا حال مذکورہ سڑک اور لگائے گئے پودوں پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) بی آر ٹی منصوبے کی پری فیزیبلٹی نومبر 2013 سے شروع ہو کر مئی 2014 میں مکمل ہوئی۔

(2) پری فیزیبلٹی کے بعد بی آر ٹی منصوبے کو عملی پہنانے کے لئے مختلف مراحل بشمول منصوبے کے لئے فنڈز کا انتظام، پراجیکٹ ڈیزائن اور ڈرائنگ کی تیاری مجاز اتھارٹی سے پی سی ون کی منظوری پر تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ صرف ہوا جس کے دوران جی ٹی، جمرود روڈ (یونیورسٹی روڈ) از پشاور موٹروے انٹرچینج تا کارخانوں مارکیٹ کی کشادگی و تزئین و آرائش بشمول گرین بیلٹ میں پودوں کی تنصیف وغیرہ کا کام ہوا جو خوبصورتی کے علاوہ ٹریفک کے مسائل کا حل اور ٹریفک کو رواں دواں رکھنے کے لئے اشد ضروری تھا اور بی آر ٹی منصوبے تک ان کو موخر نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں جی ٹی جمرود روڈ و خیبر روڈ کی بروقت کشادگی کی وجہ سے بی آر ٹی منصوبے کے دوران ٹریفک کو رواں دواں رکھنے میں خاطر خواہ مدد ملی۔ مزید براں بی آر ٹی منصوبے پر ترقیاتی کام کے اجراء سے پہلے جی ٹی جمرود روڈ کے مختلف حصوں از چمکنی تا فردوس سنیما اور امن چوک تا حیات آباد پر لگائے گئے پودوں کو بحفاظت نکال کر دوسری جگھوں پر ان کی تنصیف کی گئی جس کی وجہ سے خرچ شدہ فنڈز کے ضیاع کو حتیٰ الوسع حد تک بچایا گیا۔ جون 2013 تا جون 2018 تک جی ٹی روڈ اور جمرود روڈ کی توسیع و امپرومنٹ پر 400.19 ملین روپے جبکہ جی ٹی روڈ و جمرود روڈ کی خوبصورتی و تزئین و آرائش بشمول گرین بیلٹ وغیرہ پر کل 199.716 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی جس کی تفصیل دی گئی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، اس میں میں نے یہ پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی منصوبہ سال 2014 سے زیر غور تھا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری، پلیز۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، یہ بہت Important Question ہے، اس پر میں ون بائی ون جاؤں گی۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، پھر اثبات میں ہو تو بی آر ٹی کے منصوبے کی فیزیبلٹی کا کام کب شروع کیا گیا؟ تو یہاں پر بتا رہے ہیں کہ فیزیبلٹی 2013 سے شروع ہو کر مئی 2014 میں مکمل ہو گئی تھی۔ اب آتی ہوں سپلیمنٹری کی طرف، سپلیمنٹری میں یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے بی آر ٹی منصوبے پر ترقیاتی کام کے اجراء سے پہلے جی ٹی روڈ، جمرود روڈ کے مختلف حصوں از چمکنی تا فردوس سنیما، امن چوک تا حیات آباد پر لگائے گئے پودوں کو بحفاظت نکال کر دوسری جگھوں پر منتقل کیا اور پھر کہتے ہیں کہ جون 2013 تا جون

جناب سپیکر صاحب، میرا کوئسچن یہ ہے کہ جب 2013 سے 2018 تک جی ٹی روڈ اور جمرود روڈ کی توسیع 2014 تک یہ کام انہوں نے کر لیا تھا، ڈھائی سال کے عرصے میں فیزیبلٹی تیار ہو گئی تھی، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو پتہ تھا کہ ہم نے بی آر ٹی بنانا ہے، بی آر ٹی جب بن رہا ہے تو پھر جوان کا گرین بیلٹ پر دو سو ملین کا خرچہ آیا ہے وہ انہوں نے کیوں کیا ہے؟ اور وہ پودے جو کہ پچیس ہزار کے قریب ہیں، انہوں نے ان پودوں کو کہاں لے کر گئے ہیں جو کہ سو سو سال کے پودے تھے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جب انہوں نے تعمیر اور ترقی جو کہہ رہے تھے کہ ہم نے توسیع کا کام کیا ہے، اس میں مطلب Extensions کی ہیں تو مجھے یہ بتایا جائے کہ جب بی آر ٹی بن رہا تھا تو انہوں نے تو بی آر ٹی کے ساتھ روڈ کو بھی Extend کرنا تھا، تو آیا یہ چھ سو ملین جو اس پر خرچہ ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ صرف کاغذوں میں ہوا ہے، باقی سارا جو ہے وہ Kick back اور مطلب رشوت کے طور پر ہوا ہے کیونکہ جب آپ گھر بنا رہے ہوتے ہیں تو جب آپ پورے گھر کا ڈیزائن کمپلیٹ کر لیتے ہو تو آپ پہلے یہ کہتے ہیں کہ چلیں جی چار کمرے بنالیں اور پھر اس کے بعد اس کو پھر توڑ دیں تو یہ کس کا نقصان ہے، آپ کا نقصان ہے یا کسی اور کا نقصان ہے؟ جناب سپیکر صاحب، This is a very important Question اور اس میں میں چاہتی ہوں کہ پہلے بھی ووٹنگ ہوئی ہے، سارا کچھ ہوا ہے، یہ بی آر ٹی کا منصوبہ جیسے کہ اکرم خان درانی صاحب اس پر بات کرتے رہے ہیں کہ اس پر باقاعدہ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اس میں جتنے بھی Flaws ہیں اور جتنی بھی اس میں کمی بیشیاں ہیں، نقصان ہیں، تو ان کو ایک طریقے سے لوگوں کے سامنے آسکیں۔ اس کے بعد میرا دوسرا کوئسچن ہے، اس کا بھی جواب غلط ہے، انہوں نے ایک ارب لکھا ہے، جبکہ چھ سو ملین ہیں نہیں یہ ایک ارب سے زیادہ ہے جبکہ انہوں نے کم دکھایا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ایک بندے کو پتہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب نے ریسپانڈ کرنا ہے، وہ کدھر ہیں جی؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ اکبر ایوب صاحب کا محکمہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لوکل باڈیز، یہ تو بلدیات سے متعلق ہے، میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں بلدیات کے کوئسچنز، چونکہ آج شہرام خان۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، دیکھیں، پہلے میری بات سنیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ اس وقت آسٹریا میں Official tour پر ہیں، اگلے کسی Nearest date پر یہ لے لیں تاکہ وہ آپ کو صحیح جواب دے سکے ورنہ اور تو کوئی صحیح جواب نہیں دے پائے گا۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): میں ایک ریکویسٹ کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، اچھا یہ ٹرانسپورٹ کا ہے۔

وزیر قانون: سر، اگر میں ایک ریکویسٹ کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، ایک تو یہ سوال بڑا اہم ہے، آپ خود بھی جانتے ہیں۔ دوسرا یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی بالکل غلط ہے، ابھی جب ہم اٹھتے ہیں کہ منسٹر نہیں ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں یا ہمارا سلطان صاحب کہتے ہیں کہ یہ Joint responsibility ہے، تو ابھی بھی وہی استعمال کرتے ہوئے میں گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ سوال ابھی پانچ سال تک روزمرہ یہاں پر آئے گا، دوبارہ دوبارہ آئے گا، پھر اس کے بعد جو ہمارا 25 جولائی کو یوم سیاہ ہے وہاں پر بھی ساری سیاسی جماعتیں اس ایشو کو اٹھائیں گی جس میں پورے صوبے کے لوگ آئیں گے لیکن میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ اس کے لئے ایک سلیکٹ کمیٹی بناتے ہیں اور یہ مسئلہ دیکھنا ہے کیونکہ اس میں بہت زیادہ کرپشن ہے، اس میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں، اس کی ڈیزائین میں بے تحاشا تبدیلیاں آئی ہیں، تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کے لئے ایک اچھا راستہ یہ ہے کہ اس کے لئے ایک سلیکٹ کمیٹی بنادیں اور اس میں گورنمنٹ کے اور اپوزیشن کے ممبرز آپ ڈال دیں اور اس میں یہ نہ ہو کہ ہم آپ پر اعتماد کر لیں یہاں پر اسمبلی پہ اور پورے صوبے کی بلین ٹری کے لئے بھی پھر ایک مہینہ ہو، یہ کوئی عقل والی بات ہے جی کہ ہم پورے صوبے کا چکر لگائیں گے اور پھر بلین ٹری پر ایک ماہ کے اندر ہم پوری رپورٹ بھی دیں گے؟ یہ تو اس طرح نہ ہونے والی ہے، تو اس میں میری گزارش ہے کہ جو بھی منسٹر ہمیں جواب دے، لیکن اس پر میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے لئے آپ دونوں طرف سے ایک سلیکٹ کمیٹی بنادیں کہ ہم اس میں وہ چیزیں پیش کریں جو کہ یہاں پر ہمارا شوکت یوسفزئی صاحب ہمیشہ اٹھتا ہے کہ اپوزیشن کے پاس اگر کوئی کرپشن کے ثبوت ہیں وہ دے دیں، تو ہم دے دیں گے، ہم آج ہی آپ کو سلیکٹ کمیٹی میں ثبوت دیں گے اور جس طریقے سے یہ بتا رہے ہیں اس کے اخراجات بہت زیادہ ہیں، اس میں کوئی کمی نہیں ہے، تو اس لئے آپ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کے لئے اس کو موخر نہ کریں، چونکہ لوکل گورنمنٹ منسٹر نے اور سلطان صاحب نے ہمارے ساتھ یہاں پر کمٹمنٹ کی تھی کہ اس کے لئے پارلیمانی کمیشن بنائیں گے لیکن بعد میں لوکل گورنمنٹ کا جو منسٹر تھا وہ پھر اس سے ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: وہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے، یہ ٹرانسپورٹ کا کوئسچن ہے، ٹرانسپورٹ کے منسٹر تو بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، اس سوال کا جواب ٹھیک نہیں دیا گیا ہے، دیکھیں Beautification کے لئے ایک ارب تھا، یہ اس وقت کی اے ڈی پی بک اٹھا کر دیکھ لیں، اپ لفٹ کے لئے پانچ ارب روپے تھے، ایک تو یہ جواب غلط ہے، انہوں نے جتنا بھی لکھا ہے، کم از کم ایک ارب نہیں تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو پودوں کا ایشو ہے، یہ اس وقت میں نے ان کو بتادیا ہے کہ ان پودوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ یہ کہتے تھے کہ اس کو ہم حیات آباد میں لگائیں گے، اس کو ہم ریگی للمہ میں لگائیں گے، اس کو ہم رینگ روڈ پر لگائیں گے لیکن یہ بات اگر آپ Clarify کریں گے تو بالکل کہیں بھی نہیں لگے ہیں، یہ بات بھی درست نہیں ہیں کیونکہ وہ اتنے بڑے Matured درخت تھے، یہ جو کھجور کے درخت تھے، ان کو کیسے اٹھا کر دوسری جگہ لگایا جاسکتا تھا؟ اس لئے یہ جواب بھی مجھے ٹھیک نہیں لگا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی غلط ہے کہ انہوں نے پہلے اتنی فیزیبلٹی بنائی تھی، پرابلم ہی یہی ہے کہ اس کی Proper feasibility نہیں بنی ہے، Basically problem ہی یہ ہے کہ اس کی Proper feasibility نہیں بنی ہے، اگر فیزیبلٹی بنتی تو یہ اتنی Miscreants نہ ہوتیں، اس میں یہ ساری Dates ہیں، میں درانی صاحب سے ایگری کرتا ہوں کہ پہلے بھی ہماری ریکویسٹ تھی کہ آپ اس کو Scrutinize کرنے لئے ایک سلیکٹ کمیٹی بنالیں اور ظاہر ہے یہ ویسے بھی تحریک انصاف کا منشور ہے، آپ کو ویسے بھی بی آر ٹی جیسے جتنے بھی ہیں، ان پر خان صاحب نے کہا ہے کہ ہر جگہ اس کا آڈٹ کیا جائے، تو اس کا بھی آڈٹ کریں، ایک پارلیمینٹری کمیٹی اس کا آڈٹ کرے، اس میں کونسی برائی ہے، ویسے بھی اس سلکیٹ کمیٹی میں میجارٹی آپ کی ہوگی، اس میں اس کو ہم بلڈوز بھی نہیں کر سکتے ہیں، آپ ہی اس کو کر سکتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجنا بڑا Important ہے اور اس سوال کے اندر جو جوابات دیئے گئے ہیں وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سلطان خان صاحب، منسٹر لاء۔

وزیر قانون: سر، بہت شکریہ۔ پہلے یہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ جواب دینے کا ایک طریقہ کار ہے تو آئین کے مطابق جو آئینی پروویژن ہے، دیکھیں یا تو یہ ہے کہ اگر آپ لوگ کہتے ہیں کہ ہم آئین کو نہیں مانتے ہیں تو وہ تو الگ چیز ہے لیکن آئین میں آپ آرٹیکل (6) 130 دیکھ لیں تو اس میں لکھا ہے کہ The Cabinet shall be collectively responsible to the Provincial Assembly، اس میں تو

سر، بہت زیادہ کلئیر ہے، تو اگر ہم Collectively responsible ہیں تو پھر تو ہم جواب دینے کا حق رکھتے ہیں سر، یہ تو اس کا جواب ہو گیا۔ دوسرا، میں With all due respect درانی صاحب، میں جب بھی ان کو مخاطب کرتا ہوں، چونکہ بہت سینیئر بھی ہیں، ہمارے چیف منسٹر رہ چکے ہیں، صوبے کے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، انہوں نے سلیکٹ کمیٹی کی بات بھی کی ہے تو کوئی دوسرا نام یا پھر دوسرا فورم تو ہو سکتا ہے سلیکٹ کمیٹی میں تو جب کوئی بل آتا ہے، تو ان رولز کے مطابق اگر کوئی بل آتا ہے تو صرف، ہاں ٹھیک ہے اس کا نام پھر اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ سر، تیسری بات، گلہ بھی ہے، درانی صاحب کا بھی ہے اور ممبرز کا بھی ہے کہ بی آر ٹی کے اوپر کمیٹی کیوں نہیں بنتی؟ سر، With all due respect، اب خفا نہیں ہوں گے، میں نے اپنا موقف تو بہر حال دینا ہے اور اچھے انداز میں دوں گا لیکن حکومت کا Point of view کیا ہے؟ وہ آپ سن لیں، جب ایک کمیٹی بن گئی بلین ٹری سونامی پراجیکٹ کے اوپر تو وہاں پر میں افسوس سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں سیاست زیادہ نظر آئی، اس کے اوپر کوئی سیریس اس کو Probe کرنے کے لئے اس کے اوپر تحقیقات کرنے کے لئے وہ نہیں تھا، تو جب ہم نے یہ رویہ دیکھا تو اس کے بعد جب ہمیں یہ رویہ نظر آیا تو اس کے نتیجے میں گورنمنٹ نے Decide کیا کہ یہ کمیٹی ہم تب ہی بنائیں گے جب عوام کو فائدہ ہوگا، یہ Probe ہوگا، کوئی سیریس اس کے اندر کوئی کام ہوگا، اگر اپوزیشن نے پہلے سے دماغ بنالیا ہے، بغیر کسی Investigation کئے کہ بس جو ہم کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے، میں نے صرف اپنا موقف دینا تھا، اب میں جواب کے اوپر آنا چاہتا ہوں، جو نگہت بی بی نے سوال پوچھا ہے، جیسے کہ انہوں نے کہا کہ بی آر ٹی منصوبہ 2014 سے زیر غور تھا، تو یہ تو پازیٹیو میں جواب ہے کہ ٹھیک ہے وہ ہے، وہ انہوں نے بھی ٹھیک کر لیا، پھر انہوں نے Basically فیزیبلٹی رپورٹ کے بارے میں بات کی ہے، تو وہ جواب بھی ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے کہ 2013 سے شروع ہوئی، فیزیبلٹی سٹڈی 2014 میں مکمل ہوئی، تو یہ ایک Fact ہے، بہر حال یہ اسمبلی کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ اب سر، میں اسی سوال کے اوپر آرہا ہوں، وہ یہ کہ وہ ایک سوال پوچھ رہی ہیں کہ جب اس کی فیزیبلٹی 2014 تک مکمل ہو چکی تھی تو پشاور میں جو وہ Beautification والا جو ایک سلسلہ تھا تو وہ پھر آپ نے کیوں آگے بڑھایا؟ تو اس کے اوپر میں ان کو یہ واضح کرنا چاہ رہا ہوں، ایک تو یہ ہے کہ چونکہ پی سی ون اس وقت تک بن گیا تھا، فیزیبلٹی بن گئی تھی، پی سی ون بن گیا تھا، تو سر، ایسا بھی ہوتا ہے کہ فیزیبلٹی کسی پراجیکٹ کی آجاتی ہے لیکن Execute ہونے تک اس کا تو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے لئے فنڈز مہیا کرنا پڑتے ہیں، اس کے اوپر گورنمنٹ

نے Final decision لینا ہوتا ہے، چھوٹا پراجیکٹ بھی جو ہوتا ہے وہ DDWP سے Approve ہوتا ہے، بڑا پراجیکٹ ہوتا ہے تو PDWP سے Approve ہوتا ہے، اس سے بڑا پراجیکٹ ہوتا ہے تو وہ پراونشل گورنمنٹ کی سطح پر کیبنٹ سے Approve ہوتا ہے، تو اس وقت یہ مراحل تو ابھی باقی تھے، کوئی فیڈرل لیول پر بڑا پراجیکٹ ہوتا ہے تو سر، وہ ادھر پھر جاتا ہے، تو یہ چیزیں تھیں، یہ جو Beautification والا تھا، اس پر تو Already کام شروع ہو چکا تھا۔ اب سر، آتے ہیں کہ کوئی اس طرح کے کوئی پیسے تو ضائع نہیں ہوئے ہیں؟ یہ بات کلئیر ہو کہ کوئی پیسے ضائع نہیں ہوئے، پیسے کیوں ضائع نہیں ہوئے؟ ایک تو جو انہوں نے روٹ مانگا تھا، اس میں جو عنایت صاحب نے بھی کہا کہ یہ پیسے یہاں پر کم ہیں، چونکہ اس وقت He was Local Government Minister at that time اور یہ Beautification والا سلسلہ انہوں نے ہی ان کی منسٹری کے نیچے ہی وہ شروع ہو چکا تھا اور پھر یہ جب بی آر ٹی بھی شروع ہوا تھا تو اس وقت بھی وہ لوکل گورنمنٹ منسٹر تھے، تو یہ ساری چیزین ان کے علم میں تھیں، پراونشل کابینہ کا حصہ بھی تھے، تو اس وقت اگر انہوں نے اعتراض نہیں کیا ہے، تو بہر حال میرے خیال میں اس میں کوئی غلط بات ان کے لحاظ سے بھی نہیں ہو گی، سر، ایکسٹرا خرچہ نہیں ہوا ہے، وہ اس لئے نہیں ہوا ہے کہ اس میں پودوں کا آپ نے کہا ہے، تو پودے جو تھے وہ وہاں سے اٹھا کے پشاور کے دیگر حصوں میں وہ پلانٹ کر لئے گئے ہیں، تو اگر پلانٹ ہو گئے ہیں تو وہ ضائع تو نہیں ہوئے ہیں۔ دوسرا اگر فگرز آپ کہہ رہے ہیں کہ فگرز آپ نے کم دیئے ہیں، بابک صاحب بھی کہہ رہے ہیں، عنایت صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ فگرز کم ہیں، سر، اس جواب کو تھوڑا پڑھ لیں وہ سمجھ آ جائے گی۔ نگہت بی بی نے ایک خاص روٹ کا پوچھا ہے، یہ Beautification تو پشاور کے لئے تھی، یہ صرف اس روٹ کے لئے تو نہیں تھی، تو آپ نے جس روٹ کے بارے میں پوچھا ہے تو اس کا خرچہ آپ کو بتایا گیا ہے، اگر آپ کہیں کہ جو بی آر ٹی سے متاثر ہوا، اس کا خرچہ آپ کو بتایا گیا ہے جو آپ نے Specifically پوچھا ہے، جس طرح آپ نے کہا ہے کہ پشاور انٹر چینج سے جی ٹی روڈ، یونیورسٹی روڈ، حیات آباد اور کارخانو مارکیٹ تک خوبصورتی کے بارے میں تو انہوں نے جو پوچھا ہے۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر قانون:</u> جواب تو مجھے دینے دیں، آپ تو نہیں دے سکتے نا، میں جواب دوں گا، مجھے جواب دینے دیں، پھر آپ اپنا موقف بتا دیں۔ تو جب انہوں نے Specific یہ پوچھا ہے تو اس کا جواب انہیں دیا گیا ہے،

ٹھیک ہے جی، باقی جو انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کی فیزیبلٹی تھی اور آپ نے کیوں نہیں بنائی؟ تو میں نے سارے فورمز بھی بتا دیئے۔

(شور)

<u>وزیر قانون:</u> اور دوسرا یہ تھا کہ 'Loan' پڑھتا ہوں، اس کے بعد سر، میں Step by step آرہا ہوں لیکن وہ حوصلہ نہیں رکھ رہی ہیں، میں تو Step by step آرہا ہوں نا۔

(شور)

<u>وزیر قانون:</u> سر، جواب تو میں نے اپنے انداز سے دینا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی، آپ ذرا تشریف رکھیں، Let him complete، پھر آپ اپنی بات کر لینا، Let him complete جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> میں تو Step by step آرہا ہوں لیکن آپ ایسی بے چین ہو جاتی ہیں، نہیں نیچے آئیں، پہلے اوپر والا کرنے دیں پھر نیچے آئیں گے نا (قہقہہ) بابک صاحب، پہلے اوپر والے سے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Please address to the Chair, please.

<u>وزیر قانون:</u> وہ جو اوپر والا ہے اس کو تو کمپلیٹ ہونے دیں، پھر نیچے کی طرف آئیں گے۔ تو سر، جو Loan approval تھی وہ بھی تب تک نہیں ہو چکی تھی تو اگر Loan approval نہیں ہوئی تھی تو کس طرح ہم کہتے ہیں کہ نہیں Beautification بھی سٹاپ کر دیں؟ Loan بھی Approve نہیں ہوا ہے اور بی آر ٹی چونکہ بننا ہے تو یہ پروگرام جو ہے اس کو سٹاپ کریں؟ اب سر، ہم نیچے کی طرف آتے ہیں کہ نیچے کیا ہے؟ (قہقہہ) نیچے ہے سر، لگائے پودوں پر فنڈز کا ضیاع کیوں کیا گیا؟ وہ تو میں نے جواب دے دیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سلطان خان صاحب، لاء منسٹر، مجھے کوئسچن نمبر 1787 پر جس پر آپ بات کر رہے ہیں، یہ Under rule 48 for discussion مجھے ڈیمانڈ کیا گیا ہے اور پھر ظاہر ہے اس پر بحث ہو گی تو آج آپ اس کو ختم کر دیں اور اس پر پھر بحث آ جائے گی۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے سر، Under rule 48 ہم اس کو Treat کریں گے، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس پر پھر ڈیٹیل ڈسکشن ہو گی۔ کوئسچن نمبر 1788، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 1788 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی کا منصوبہ تین پیکجز پر مشتمل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے کے ورک آرڈر کی منظوری (سابقہ یا موجودہ) ڈائریکٹر جنرل پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے دی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ تین کمپنیوں کو دیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ منصوبے کے ورک آرڈر کی نقول، جن کمپنیوں / فرمز کو ٹھیکہ دیا گیا، ان کے نام، ان کے مالکان کے نام اور شئیر ہولڈرز کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ کمپنیوں / فرمز کی ساتھ طے شدہ حکومتی معاہدے کی نقول بمعہ اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، پشاور سسٹینبل بس ریپڈ ٹرانزٹ کوریڈور (بی آر ٹی) کے منصوبے کے لئے بنائی جانے والی سڑک کا تعمیراتی کام مندرجہ ذیل تین پیکیجز پر مشتمل ہے:

(i) پروکیورمنٹ آف سول ورکس از چمکنی تا فردوس سنیما(Package-I Lot-I/Reach-i)

(ii) پروکیورمنٹ آف سول ورکس از فردوس سنیما تا امن چوک(Package-II/Reach)

(iii) پروکیورمنٹ آف سول ورک از گورہ قبرستان (پوسٹ امن چوک) تا کینسر ہسپتال حیات آباد (Package-I, Lot-II/Reach-III)

(ب) جی ہاں، جز نمبر (الف) میں بیان کردہ پہلے پیکیجز کے لئے موصول ہونے والی Lowest evaluated bids کی ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے منظوری کے بعد متعلقہ تعمیراتی فرمز کو سابقہ ڈائریکٹر جنرل پی ڈی اے کی منظوری کے بعد ورک آرڈرز کا اجراء ہوا۔

(ج) جی ہاں مندرجہ بالا پیکیجز کا ٹھیکہ تین تعمیراتی فرمز کو دیا گیا جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	پیکیجز کی تفصیل	نام تعمیراتی فرمز جن کو ٹھیکہ دیا گیا
1	پروکیورمنٹ آف سول ورکس از چمکنی تا فردوس سنیما (Package-I Lot-I/Reach-i)	M/s SGEC Maqbool.Calsoons(JV)
2	پروکیورمنٹ آف سول ورکس از فردوس سنیما تا امن چوک (Package-II/Reach)	M/s CR21G.Maqbool-Calsons (JV)
3	پروکیورمنٹ آف سول ورک از گورہ قبرستان (پوسٹ امن چوک) تا کینسر ہسپتال حیات آباد (Package-I,Lot-II/Reach-III)	M/s CR21G.Maqbool-Calsons (JV)

(د) ٹھیکہ پر دیئے جانے والے پیکیجز، تعمیراتی فرمز اور ان کے مالکان وغیرہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	پیکجز کی تفصیل	تعمیراتی فرمز	مالکان و شئیر ہوڈرز کی تفصیل
.1	پروکیورمنٹ آف سول ورکس از چمکنی تا فردوس سنیما (Package-I Lot-I/Reach-i)	M/s SGEC Maqbool.Calsoons(JV)	SGEC=40% Maqbool= 30% Calsons= 30% Total= 100 %
.2	پروکیورمنٹ آف سول ورکس از فردوس سنیما تاامن چوک(Package-II/Reach)	M/s CR21G.Maqbool-Calsons (JV)	CR21G=50% Maqbool= 25% Calsons= 25% Total= 100%
.3	پروکیورمنٹ آف سول ورک از گورہ قبرستان (پوسٹ امن چوک) تا کینسر ہسپتال حیات آباد(Package-I, Lot-II/Reach-III)	M/s CR21G.Maqbool-Calsons (JV)	CR21G=50% Maqbool= 25% Calsons= 25% Total= 100%

(ii) مذکورہ بالا کمپنیوں کے ساتھ کئے گئے معاہدے اور اب تک ہونے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: آج تو آپ چھائی ہوئی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، (الف) میں میں نے پوچھا ہے کہ بی آر ٹی کا منصوبہ تین پیکیجز پر مشتمل تھا، انہوں نے جواب دیا ہے کہ ٹھیک ہے کہ تین پیکیجز پر پروکیورمنٹ پر مشتمل تھا۔ پھر میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے کے ورک آرڈر کی منظوری سابقہ یا موجودہ ڈائریکٹر جنرل پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپلیمنٹری کریں نا، یہ تو لکھا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بتا رہی ہوں نا، میں آپ کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جہاں پر مطمئن نہیں ہیں وہ کوئسچن کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس میں منظور وٹو صاحب تھے، انہوں نے جو سابقہ کا کہا ہے، اس کے سائن ہی نہیں ہیں، اس پر اس کے سائن نہیں ہیں سر، کیسے پھر منظوری مل گئی؟ اس پر جو سابقہ ڈائریکٹر ہیں اس کے سائن ہی نہیں ہیں تو پھر یہ منظوری کس نے دی ہے؟ مجھے پتہ ہے، میں نے اس کو سٹڈی کیا ہے، اس پر ڈائریکٹر جنرل کے، ایک منٹ اور اس کے بعد جناب، انہوں نے مجھے تین کمپنیاں دی ہیں، جناب سپیکر صاحب، یہ ہے میرے پاس، میرے پاس وہ پیپر کہ جس میں مقبول اینڈ کو ہے، اس کو پنجاب سے بلیک لسٹ کیا گیا تھا، بلیک لسٹ کے بعد اس نے پلی بارگین کی، پلی بارگین کا مطلب ہے کہ وہ Convicted ہے، مجرم ہے، پھر انہوں نے کیسے اس کو تین کے تین پیکیجز دے دیئے ہیں؟ پھر اس میں ایک چائنا کی کمپنی آتی ہے، آیا میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے چائنا کی کمپنی کو جو اس کے ساتھ شراکت

میں دیا ہے، اس کمپنی کا انٹر نیشنل جو ایکسچینج سیکیورٹی ہے، اس کا انہوں مجھے جواب نہیں دیا ہے۔ جناب سپیکر، اس کا جو کنسلٹنٹ ہے، اب تک اس میں آٹھ نو لوگ شہید ہو چکے ہیں، ابھی پچھلے دنوں ہشتنگری میں اس کی باقاعدہ پلیٹس بھی نیچے گری ہیں، جناب سپیکر صاحب، جو کنسلٹنٹ ہیں، بائیس جگہ پر اس کی دوبارہ مطلب کہیں پر چوڑائی کم ہے، دو بسیں نہیں گزر سکتیں اور جو Pillars ہیں، جناب سپیکر، اس کو بلیک لسٹ کس لئے کیا گیا تھا؟ بائیس Pillars جو ہوتے ہیں جس پر جو کھڑا ہو جاتا ہے، جو پل کھڑا ہوتا ہے، اس کو سپورٹ کرنے کے لئے Pillars ہیں، Pillars کی بنیاد پر، بائیس Pillars جنہوں نے پنجاب میں بنائے، جس کی وجہ سے پنجاب گورنمنٹ نے ان کو ان Pillars کی وجہ Disqualify کیا کیونکہ Pillars کے لئے جب کھدائی ہوتی ہے تو اس میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ Hundred feet ہے یا Fifty feet ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا پوائنٹ آگیا۔ Law Minister, to respond please

<u>وزیر قانون</u>: سر، جہاں تک، میں شارٹ میں جواب دوں گا، جہاں تک اس کی بات ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچنز بہت زیادہ ہیں اور ٹائم بہت Close ہو رہا ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، پھر کوئسچنز آور بھی ختم ہو رہا ہے، جہاں تک اس کی ورک آرڈر کی بات ہے، وہ کہہ رہی ہیں کہ اس کے اوپر سائن، تو سر، یہ تو ورک آرڈر جس کے لیگل تقاضے ہوتے ہیں اس کے مطابق وہ ورک آرڈر ایشو ہو چکا ہے، اس کے ساتھ کنٹریکٹ لگا ہوا ہے، اس کے اوپر میرے پاس جواب ہے، اس پر ڈی جی پی ڈی اے کے دستخط موجود ہیں، باقی اگر ورک آرڈر ایشو ہوا ہے تو جو بھی قواعد وضوابط ہیں، اس کے مطابق ایشو ہے، اس میں کوئی Illegality نہیں ہے ورنہ ابھی تک اس کے اوپر بہت لوگ عدالت چلے گئے ہوتے لیکن وہ بالکل قواعد وضوابط کے مطابق ہے، بہر حال اس وقت جو پوزیشن ہے وہ یہی ہے سر، باقی اگر کوئی اور ڈیٹیل مانگنی ہے تو وہ تو آپ نے ویسے ہی اسی ضمن میں Rule 48 کے تحت وہ کر دیا ہے تو میرے خیال میں یہ بھی بی آر ٹی کے ساتھ متعلق ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ڈیٹیل ڈسکشن میں یہ بھی آجائے گا۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ ڈسکشن میں کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Time save کرتے ہیں، چونکہ Under rule 48 آپ نے Already نوٹس دیا ہے تو یہ دونوں Identical ہیں، آگے چلیں ورنہ لوگوں کے کوئسچنز رہ جائیں گے۔ عنایت اللہ صاحب،

ڈسکشن جب ہو گی،اس پر آپ آ جائیں۔ کوئسچن نمبر 1859، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، اب یہ لوکل باڈیز کا کوئسچن ہے تو میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ جواب دیں گے لیکن آپ Satisfy نہیں ہوں گے کہ کنسرنڈ منسٹر نہیں ہیں کیونکہ وہ آسٹریا میں Official Tour پر ہیں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب خو نشتہ دے نو۔

جناب سپیکر: تو میں یہی عرض کر رہا ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جواب به څوک را کوی؟

جناب سپیکر: میں یہی عرض کر رہا ہوں، میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ کو جواب تو یہ دیں گے لیکن اگر ہم لوکل باڈیز کے کوئسچنز اگلے اجلاس تک پینڈنگ کر دیں تاکہ شہرام ترکئی وہ خود بھی چاہتے تھے کہ میں خود صحیح جواب دوں، تو اس لئے میں لوکل باڈیز کے سارے کوئسچنز پینڈنگ کرتا ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ٹھیک ہے پینڈنگ کر دیں، نہیں نہیں پینڈنگ کر دیں جی۔

جناب سپیکر: لوکل باڈیز کے پینڈنگ کر لیتے ہیں تاکہ صحیح جواب ملے، اتنی محنت ہوئی ہوتی ہے، کوئسچن نمبر 1886، ملک بادشاہ صالح صاحب، یہ بھی لوکل باڈیز کا ہے۔

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: یہ لوکل باڈیز کا ہم نے پینڈنگ کر دیا ہے۔

ملک بادشاہ صالح: ہاں جی۔

جناب سپیکر: لوکل باڈیز کا ہے؟

ملک بادشاہ صالح: نہیں نہیں، یہ ورکس اینڈ سروسز کا ہے، کوئسچن نمبر 1888۔

جناب سپیکر: 1886 تو لوکل باڈیز کا ہے۔

ملک بادشاہ صالح: جی، کوئسچن نمبر 1888۔

جناب سپیکر: یہ لوکل باڈیز کا ہے نا جی، کوئسچن نمبر 1888، جناب ملک بادشاہ صالح صاحب۔

* 1888 _ جناب ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا پاتراک تا کلکوٹ روڈ پر جائیکا پراجیکٹ ایم اینڈ آر سے Black Topping/Plant Premix منظور ہو کر کام شروع کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے مذکورہ روڈ سیمنٹ یعنی آر سی سی روڈ میں تبدیل کیا گیا جس سے قومی خزانے کو بھاری نقصان پہنچایا گیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈاب مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے؛

(د) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ذمہ دار اہلکاروں اور ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی اور مذکورہ روڈ کو دوبارہ ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات):</u> (الف) دیر بالا پاتراک تا کلکوٹ روڈ کا صرف ایک حصہ 4.90 کلومیٹر جائیکا فنڈز سے تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں، تمام Codal formalities مکمل ہونے کی بعد بلیک ٹاپنگ کو پی سی سی روڈ سے تبدیل کیا گیا تھا جس کی وجہ موسمی حالات اور برف باری تھی، یہ 01-05-2013 سے شروع ہو کر 17-05-2017 پر ختم ہو چکا ہے۔

(ج) جی نہیں، جائیکا فنڈ سے تعمیر شدہ پی سی سی روڈ مکمل طور پر درست حالت میں ہے۔

(د) چونکہ جائیکا فنڈز سے تعمیر شدہ حصے میں ایسا کوئی نقص نہیں پایا گیا ہے، اس لئے کارروائی کی ضرورت پیش نہیں آئی، تاہم جائیکا فنڈز کے علاوہ روڈ کا جو حصہ صوبائی حکومت کے فنڈز سے زیر تعمیر ہے، اس کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے اور کسی قسم کے نقص کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ سکیم پر کام جاری ہے۔ موجودہ مالی سال 2018-19 کے لئے Allocation 10.00 ملین رکھی گئی تھی جس میں سے 4.50 ملین مل چکے ہیں اور تکمیل کے لئے مالی سال 2019-20 مقرر ہے۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> بہت مہربانی، شکریہ سر جی، یہ جواب جو مجھے دیا گیا ہے، یہ ایک روڈ تھا جب اکرم خان درانی صاحب چیف منسٹر تھے، اس وقت انہوں نے یہ تیس کلو میٹر منظور کیا ہوا تھا، پھر اس میں کچھ گڑ بڑ ہوئی اور پھر اس طرح 2010 میں فلڈ آیا، تو یہ روڈ سیلاب میں بہہ گیا تو جائیکا پراجیکٹ سے اس کے لئے سولہ کروڑ روپے مزید منظور کئے گئے، یہ پلانٹ پری مکس تھا، تار کول سے بنا ہوا، پھر اس کے کچھ حصے پی سی سی میں Convert کئے گئے، اب یہ ختم ہو چکے ہیں، تو میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ان کی مرضی ہے کہ وہ انکوائری کرواتے ہیں یا کمیٹی میں بھیجتے ہیں، یہ منسٹر صاحب کی مرضی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کی ہائی لیول پر انکوائری ہو یا کمیٹی میں یا وہ خود اس کی رپورٹ طلب کریں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honorable Minister for C&W, Akbar Ayub Khan Sahib.

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر، پہلے بھی میں نے ملک بادشاہ صالح صاحب سے انکوائری کی کمٹمنٹ کی تھی، مجھے انکوائری کرانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس وقت سردی تھی اور روڈ پر برف پڑی ہوئی تھی تو ڈیپارٹمنٹ نے مجھے کہا کہ جب برف پگھل جائے تو پھر ہم ادھر اس کے اوپر انکوائری کرا لیں گے۔ جناب سپیکر، اس میں میرے بھائی نے یہ ذکر کیا ہے کہ کسی وجہ سے اس کو پری مکس سے پی سی سی کی طرف لے کے گئے ہیں، اس کی Basic جو وجہ ڈیپارٹمنٹ نے بتائی ہے کہ اس علاقے میں بہت برف پڑتی ہے، اس وجہ سے اس کو پری مکس سے پی سی سی کی طرف لے کے گئے ہیں اور وہ بتا رہے ہیں کہ اتنی بری حالت میں نہیں ہے، اگر کہیں جگہوں پر کوئی پرابلمز ہیں تو اگر یہ چاہتے ہیں تو وہ ہم ان کو ٹھیک کرا کے دیں گے، ان سے میں نے پہلے بھی کمٹمنٹ کی ہوئی تھی، مجھے انکوائری کرانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ کے ہمارے ہائی آفیشلز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اس کے اوپر آپ Formal enquiry لانچ کریں جی۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں جی۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر، اچھی سی کمیٹی بنا دیں، ایسے لوگوں کو لائیں کہ وہ فیصلے بھی کر سکتے ہیں کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کی Favour نہ کریں، اس طرح کا میں چاہتا ہوں، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: اب کچھ تو لوکل باڈیز کے کوسچنز ہیں، خوشدل خان صاحب کے ہیں، وہ بھی حج پر گئے ہوئے ہیں اور ثمر ہارون بلور صاحبہ بھی نہیں ہیں، دوسرا بھی ثمر ہارون بلور صاحبہ کا ہے، وہ نہیں ہیں۔ کوسچن نمبر 1893، جناب ہدایت الرحمان صاحب۔

* 1893 _ جناب ہدایت الرحمان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے گزشتہ دور حکومت میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لئے خطیر فنڈز جاری کئے تھے اور موجودہ حکومت نے ان میں بعض منصوبوں کے فنڈز روک دیئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال جیسے سیلاب زدہ اور دوسرے گوناگوں مسائل میں گرے ہوئے علاقے کے جاری ترقیاتی منصوبوں کو کیوں نامکمل چھوڑ دیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان(وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) یہ بات درست ہے کہ محکمہ نے گزشتہ دور حکومت میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لئے خطیر فنڈز جاری کئے مگر یہ بات حقائق کے منافی ہے کہ موجودہ حکومت نے ان میں سے بعض منصوبوں کے فنڈز روک دیئے ہیں۔

(ب) ضلع چترال کے کسی منصوبے کو نامکمل نہیں چھوڑ دیا گیا، البتہ ان ترقیاتی کاموں کے فنڈز مرحلہ وار جاری ہونے کی وجہ سے منصوبہ جات تاخیر کا شکار ہوئے، فنڈز کی دستیابی کی صورت میں نامکمل منصوبہ جات کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب ہدایت الرحمن: صحیح ہے جی، جو جواب آیا ہے، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Question's Hour is over.

(Interruption)

جناب سپیکر: پہلے کچھ تھوڑی سی لیجسلیشن کر لیتے ہیں پھر آگے جاتے ہیں کیونکہ جو اصل کام ہے وہ رہ جاتا ہے، پھر وہ بھی کریں گے۔

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی مجریہ 2019 پیش کرنے کے لئے ایوان سے اجازت کی تحریک

Mr. Speaker: Item No. 9 (A): Motion for leave under rule 77 to introduce the Bill. Mr. Munawar Khan, MPA, to please move the motion for the leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill 2019, in the House.

Mr. Munawar Khan: Sir, I wish to move under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honourable Member may be granted the leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی مجریہ 2019 کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9 (b): Mr. Munawar Khan, MPA, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Munawar Khan: Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

Mr. Munawar Khan: Thank you, Sir.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No 10: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Sir. Mr. Speaker, I request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10 (A): Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servant (Amendment) Bill, 2019, in the House. The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servant (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Mr. Speaker, I request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servant (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12 and 13. “Consideration Stage”: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019, may be taken into consideration at once. Minister for Education/Advisor for Education.

Mr. Ziaullah Khan (Advisor for Education): Thank you, Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Khushdil Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

Who is not وہ نہیں ہیں، یہ ساری امنڈمنٹس جو ہیں اس میں خوشدل خان صاحب کی ہیں present, so وہ ساری پھر ختم۔

Clauses 2 to 23 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 2 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 2 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 23 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: "Passage Stage": Honourable Advisor for Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be passed.

Mr. Ziaullah Khan (Advisor for Education): Janab Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be passed? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خیراتی ادارے مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14 and 15. "Consideration Stage": The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: پہلے میں اس پہ بات کروں گا اور پھر آپ کی توجہ Rule 84 کی طرف دلانا چاہوں گا۔ دیکھیں Charities جو ہیں وہ زکواۃ ہے، وہ صدقات ہیں اور زکواۃ کا اپنا لاء موجود ہے۔ جو سوسائٹیز رجسٹرڈ ہوتی ہیں، Charitable کام جو کرتی ہیں، ان کے اپنے لاز موجود ہیں، کمپنی آرڈیننس موجود ہے، سوسائٹی ایکٹ موجود ہے، آپ نے یہ لاز بنائے ہیں، یہ بڑے Over arching ہیں اور اس میں ہماری یہ جو سوسائٹی ہے تو یہاں تو سوشل پروٹیکشن کا کوئی نظام نہیں ہے، تو یہ سوسائٹی اور ہمارا مذہب بھی ہمیں لوگوں کے اوپر خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے، تو اس میں آپ لوگوں کے جو پرائیویٹ صدقات ہیں اور اس میں جو شریعت کا حکم ہے کہ آپ لوگوں کو صدقہ اس طریقے سے دیں کہ دائیں ہاتھ سے دیں اور بائیں ہاتھ کو پتہ بھی نہ چلے، آپ اس کو جو پبلک سیکٹر ہے اور جو حکومت کا Domain ہے اس کے اندر لانا چاہتے ہیں، اس کو Scrutinize کرنا چاہتے ہیں، میری Understanding یہ ہے کہ یہ اسلامی شریعت کے خلاف ہے اور یہ جو Rule 84 ہے یہ کہتا ہے:

"**Bills repugnant to the teachings of Islam-** (1) If a Member raises objection that a Bill as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by a motion, refer the question to the Council of Islamic Ideology for advice whether the

Bill or any part there of is or is not repugnant to the teachings and requirements of Islam.

(2) Notwithstanding the fact that the Assembly has referred the question whether a Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirements of Islam for advice to the Council of Islamic Ideology, the Assembly may at any time decide to proceed with the Bill, if it considers that in the public interest the passage of the Bill should not be postponed till the advice is furnished."

(Applause)

تواس کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو ریفر کریں اور اس میں دیکھیں Charities کو ریگولیٹ کرنے کے لئے آپ کے پاس بہت سے لاز موجود ہیں، آپ کا سوسائٹی ایکٹ موجود ہے، آپ کے کمپنی آرڈیننسز موجود ہیں، آپ اس کو اتنا Over arching بنارہے ہیں کہ لوگ جب اپنے رشتہ داروں کو Privately بھی Charity دیتے ہیں تو آپ اس کی بھی ڈی سی کو پاور دے رہے ہیں، باقی لوگوں کو بھی کہ وہ ہر چیز کے اندر جاکے لوگوں سے پوچھ سکے گا، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوسائٹی ہماری انہی چیزوں کے اوپر چلتی ہے، یہ جو ہمارے اوپر کتابیں لکھی گئیں، ہماری ایک مشہور کتاب ہے Anatoly Levshin کی، اس میں لکھا ہے Pakistan is a hard country، اس میں اس نے لکھا ہے کہ پاکستانی سٹیٹ کمزور ہے لیکن پاکستانی سوسائٹی بڑی Strong ہے، اس وجہ سے یہ آئی ڈی پیز کی کرائسز کو بھی Easily انہوں نے Overcome کیا، انہوں نے جو فلڈز آئے تھے 2010 کے، اس کو بھی Overcome کر دیا کیونکہ پاکستانی سوسائٹی کے اندر Charity کے ایک Re-silience موجود ہے اور پاکستان دنیا کے ان Top countries کے اندر ہے کہ لوگ بہت زیادہ Charity کرتے ہیں، آپ کی کراچی سٹی دنیا کے Top five cities میں ہے کہ جو بہت زیادہ Charity کرتی ہے، اس لئے اب آپ Charity کے بارے میں اسٹیٹ کو اتنا زیادہ Micro manage کرنے کی پاورز دے رہے ہیں، یہ جو Charity ہے یہ ختم ہو جائے گی اور جو سوشل پروٹیکشن لوگ دے رہے ہیں وہ بھی نہیں رہے گی۔ اس میں میرا Contention یہ ہے کہ اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو ریفر کریں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب، عنایت اللہ خان نے بڑی تفصیل سے بات کی، میں تو خود سمجھ رہا تھا کہ سلطان صاحب عنایت اللہ خان کے ساتھ ایگری ہو جائیں گے لیکن جب اس نے اپنے سر کو اس طرح ہلایا تو پھر اس پر بات کرنے کے لئے مجھے مجبوراً اٹھنا پڑا۔ جناب سپیکر صاحب،

یہاں پر اور بھی بہت زیادہ ایشوز آئے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پہ نئے نئے ہیں، کچھ ایسے ایشوز ہیں کہ ان کو اگر ہم مزید اچھالیں گے تو پھر ایک اور کھینچا تانی پیدا ہو جائے گی۔ اسلامی نظریاتی کونسل اسی بنیاد پر بنائی گئی کہ وہاں پر تمام مسالک کے لوگ بیٹھتے ہیں، اگر کوئی اس طرح شرعی مسئلہ آتا ہے تو پھر وہیں سے اس پہ متفق آتے ہیں، تو میں آپ کے ذریعے سلطان صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو اتنا آسان آپ نہ لیں، اس سے یہاں پر بہت بڑی پیچیدگی ہو گی اور جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے اور آپ لوگوں نے جو بھی کام جذبات میں کیا ہے پھر اس سے دوبارہ آپ نے یوٹرن لیا ہے، تو میں اس لئے آپ کو پہلے سے تاکید کر رہا ہوں، جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا کہ لوگ صدقات دیتے ہیں، زکواۃ دیتے ہیں، یہاں پر ہمارے اسلامی مدرسے ہیں، اس کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے تو کوئی امداد نہیں ہے، وہ عوام ہی دیتے ہیں، ہمارے مساجد میں امام ہیں، پچھلی گورنمنٹ میں تو بڑا ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ دس ہزار روپے دیتے ہیں لیکن ابھی تک کچھ لوگ اپنے گاؤں میں گھر گھر سے امام کے لئے چندہ کر کے دیتے ہیں، اسلامی مدارس کو دیتے ہیں، وہاں پر جو زکواۃ ہے وہ زکواۃ ہم خود لوگوں کو دیتے ہیں، اگر لوگوں کو آپ اس طرح بالکل بند کریں گے تو پھر میرے خیال میں اس سے پیچیدگی پیدا ہو گی اور اس کو ہم قطعاً تسلیم نہیں کریں گے جی۔ اس پہ سلطان صاحب کو بڑے ادب سے میں کہتا ہوں کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for law, to respond please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، ٹھیک ہے یہ ایک بہت زیادہ اچھی بات ہے کہ ایک چیز کے اوپر سیریس ڈسکشن ہو رہی ہے اور آپ نے بھی صحیح فرمایا کہ ہاؤس کا اصل کام بھی لیجسلیشن ہی ہوتا ہے، باقی تو یہ جو دوسرے بزنسز ہیں وہ سیکنڈری اس پہ آتے ہیں، تو انسان کو خوشی بھی ہوتی ہے جب اس طرح کی سیریس ڈسکشن ہوتی ہے لیکن میں بھی اسی پیرائے میں سیریس جواب دینا چاہوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا اس کو آپ Passage stage پر اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج سکتے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں بتا رہا ہوں، ایک عنایت صاحب نے پھر درانی صاحب نے جو ہمارے محترم ہیں، انہوں نے اس کے اوپر اپنی اپنی رائے دی ہے کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیا جائے تو انہوں نے جنرل رائے دی ہے، عنایت صاحب نے کہا کہ Over arching law نہیں ہونا چاہیئے یا ریاست کا ان Charities کے اوپر اتنا کنٹرول نہیں ہونا چاہیئے، میرے خیال میں ان کا مقصد یہی ہے، مجھے سنیں، اس طرح نہیں ہوتا سر، پھر غلط ہو جاتا ہے ناں سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر قانون: سر، میری ریکویسٹ یہی ہے کہ یہ لاء کوئی ابھی سے تو نہیں بنا، Charities کو ریگولیٹ کرنے کے جو قوانین ہیں وہ تو چلے آرہے ہیں، وہ تو پاکستان کے بننے کے بعد سے وہ چلے آرہے ہیں، بلکہ اگر آپ اس بل کو دیکھیں، بالکل آخر تک اس بل میں آپ جائیں اور اس بل کی جو سیکشن 37 ہے جو Repeal کے حوالے سے ہے، تو یہ ہر بل میں ہوتا ہے کہ پہلے سے موجود قانون کو جب آپ Change کرتے ہیں تو وہ جو پہلے قانون موجود ہوتا ہے اس کو آپ Repeal بھی کرتے ہیں، تو اگر آپ دیکھیں تو اس میں ہے کہ The Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953 (XXXI of 1953) to the extent of this Province is hereby repealed. تو اس کا مقصد یہ ہے کہ 1953 کا ایک قانون تو Already یہاں پر موجود ہے، اب یہ سلسلہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد پاورز چونکہ صوبوں کے پاس آئی ہیں تو ابھی ہمارے صوبے نے محسوس کیا ہے کہ 1953 کا قانون جو کہ مرکز کا قانون ہے اس سے ہمارے مقاصد حل نہیں ہو رہے ہیں اور ہم اپنے صوبے کے لئے اس کے لئے ایک قانون لانا چاہتے ہیں، تو میرے خیال میں یہ Argument تو ادھر ہی ختم ہو جاتی ہے کہ اگر Charities کو کنٹرول کرنا، Charities کو ریگولیٹ کرنا اور آج کل کے حالات میں اگر ایسی کوئی بات ہو گی کہ بغیر کنٹرول کے آپ Charities اکٹھا کریں، اسٹیٹ کی کوئی ریگولیٹری اتھارٹی نہ ہو، تو میرے خیال میں اس ماڈرن زمانے میں تو اس طرح ہو بھی سکتا اور پھر بھی میں کہہ رہا ہوں کہ 1953 سے تو یہ قانون چلا آرہا ہے، تو ابھی ہم اپنے صوبے کے لئے قانون بنا رہے ہیں تو برائے کرم اس کو آپ آگے چلنے دیں۔ سر، میں اسلامی نظریاتی کونسل کے اوپر بات کرتا ہوں، ہماری اسمبلی کے جو رولز ہیں جو Procedure and Conduct of Business Rules ہیں تو اس میں Rule 84 اس کو ریگولیٹ کرتا ہے Bill repugnant to the teachings of Islam تو اس میں پھر طریقہ کار ہے کہ کس سٹیج پر آپ دے سکتے ہیں، جو میں نے پڑھا ہے سر، آپ کی Query تھی کہ اس سٹیج پہ کر سکتے ہیں، تو اس میں لکھا ہے کہ If a member raises objection that a Bill as a whole or any part of the Bill is repugnant، پھر آگے یہ ہے کہ Notwithstanding the fact that the Assembly has referred the question whether a Bill، اگر بل ریفر بھی ہو جائے تب بھی اسمبلی اس کو پاس بھی کر سکتی ہے

لیکن سر،اس میں جو زیادہ Relevant قانون ہے وہ ہمارے آئین کے اندر درج ہے، وہ Rule 229 ہے۔ Sorry, Article 229 of the Constitution ہے،اس میں ہے۔

"The President or the Governor of a province may,or if two fifths of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall, refer to the Islamic Council for advice any question as to whether a proposed law is or is not repugnant to the injunctions of Islam. تو سر میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قانون تو اس کے بارے میں یہ ہے،اب میری Request یہ ہے کہ چونکہ 53 کا قانون تو Already نافذ تھا جو مرکز نے اس وقت نافذ کر لیا تھا یہ تو ہم اپنے صوبے کے حالات کے مطابق ایک Charity Bill جو ہے ہم لا رہے ہیں تو اس کے اوپر اگر کوئی Amendments ہیں اس کے اوپر میرے خیال میں اچھے Amendments ہیں صلاح الدین صاحب نے Amendments لائے ہیں میڈم شگفتہ بھی اس کے اوپر Amendments انہوں نے لائی ہیں خوش دل خان صاحب کی بھی Amendments ہیں تو اس Amendments پہ اگر آج بحث ہو جائے اور اس کو آگے جانے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں Time save کریں یہ 229 جو آپ نے پڑھا ہے یہ بہت کلئیر ہے کہ Two fifth of its total membership so requires, to send to the Islamic ideology council, so move forward, law minister sahib move forward یہ ہے نہ 229, 229 the President or the Governor of a Province may, or if two fifths of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall,

<u>وزیر قانون</u>: سر ہم تو سر بہر حال اس کو Oppose کریں گے اس کو ہم اسلامی آئیڈیالوجی کونسل میں کوئی ضرورت حکومت کا خیال ہے کہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں اس کے تحت آپ کر بھی نہیں سکتے، 229 کے تحت، اچھا جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Charities Bill, 2019, may be taken into consideration at once, those who are in favor of it may say ‘Yes’.

(Voices Yes)

<u>Mr. Speaker:</u> Those against may say ‘No’.

(Voices No)

Mr. Speaker: 'Ayes'

جناب عنایت اللہ: آپ نے ووٹنگ کے لئے تو نہیں پڑھانا۔

جناب سپیکر: ہے نہ اس میں وہ پڑھ کہ میں نے سنا دیا ناآپ کو نہ 229 جو ہے۔ جو عنایت اللہ صاحب کے موشن کے ساتھ جو Honorable Member اتفاق کرتے ہیں کاونٹ کریں جی۔

(اس موقع پر ایوان میں موجود اپوزیشن اراکین اپنے نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: یہ 15 ہے اور Required جو ہے وہ ففٹی ہے تو پلیز Listen پلیز 15 ابھی جو لوگ کھڑے ہیں۔ and fifty is required, so defeated

بس آپ تشریف رکھیں۔ The motion before the House is that,

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر اور لوگ آ گئے ہیں اب کاونٹ کر لیں۔

جناب سپیکر: پندرہ سولہ لوگ ہیں نہ پچاس چاہیئے جو کھڑے ہیں پندرہ سولہ ہے Fifteen تھے ابھی ہدایت خان صاحب آ گئے۔ Sixteen ہو گئے۔ So, please take your seats

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Charities Bill, 2019 may be taken into consideration at once. Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Claus 1 of the Bill,

آپ تشریف رکھیں کاونٹنگ تو ہو گئی ہے۔ Since no amendment has been proposed by any Honorable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill. Those who are in favor of it may say 'Yes' those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in clause 2 of the Bill, Mr. Salahuddin, MPA, to

please move his amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Salahuddin Khan, MPA۔کلاز میں آپ کی امنڈمنٹ ہے۔

Mr. Salahuddin: I beg to move that in clause 2 in paragraph (c) sub para and iv, ix and xi may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honorable…..

(Interruption)

Mr. Salahuddin: Sir, the law minister will respond, it will be good because I request for the deletion of these things and these paras.

Mr. Speaker: Law Minister to respond please.

وزیر قانون: سر Basically صلاح الدین صاحب نے اس میں جو وہ کہہ رہے ہیں کہ Four، Nime اور Eleven جو ہیں Charitable purpose کے نیچے جو ہیں تو وہ چاہتے ہیں وہ Delete ہو جائے مطلب وہ Charitable purpose کے Definition میں نہ آئیں، تو Four ہے سر Community development، تو سر تو Charity تو اگر Community development چیئرٹی کے زمرے میں نہیں آئے گی تو میرے خیال میں اس کا تو مقصد فوت ہو جائے گا دوسرا ہے Environmental protection and environmental improvement سر ایسے علاقے ہمارے صوبے میں ہیں جہاں پر ہمارا مین جو فوکس ہوتا ہے یعنی کہ چترال ہو گیا اس طرح جو ہمارے Hilly areas ہیں تو وہاں پر بھی ضرورت پڑتی ہے کہ اس کو بھی ہم شامل کر لیں Charitable purpose میں، تیسرا سر ہے such other purpose as the commission may determine from time to time, تو سر یہ کمیشن Properly اس کو دیکھے گا لیکن کوئی اس کے Leverage ہونی چاہیئے ہو سکتا ہے کوئی Unforeseen کوئی چیز نظر آ جائے اس کو پھر شامل کرنے کے لئے کمیشن کے پاس یہ پاور ضروری ہے تو سر میں Request کروں گا وہ Withdraw کرے اور باقی Amendments میں دیکھیں گے اگر کوئی گنجائش ہوئی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: I think if we would just put it to vote it would be good sir,

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honorable Member may be adopted. Those who are in favor of it may say 'Yes'.

(Voices Yes)

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

(Voices No)

Mr. Speaker: The Amendment is dropped. 2nd amendment in clause 2 of the Bill, جی صلاح الدین صاحب۔ Move.

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker sir. I beg to move that in clause 2, paragraph (h), the word "The" may be deleted because 'Commission' means, 'the Commission', so this word, this is Article not Article that of Constitution, it's an article of….

Mr. Speaker: Honorable Law minister.

وزیر قانون: سر یہ Legal drafting کا مسئلہ ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ مثلاً اس میں کمیشن سر یہ تو آپ ہر ایک ایکٹ کو اگر ہم اٹھائیں بل کو تو This is the normal جو وہ ہے ایک طریقہ کار ہے چونکہ اس کمیشن کی طرف مخاطب ہو کے وہ کہہ رہے ہیں تو The Commission اس لئے لکھا ہے تو اگر The ہم ہٹادیں تو یہ خراب Drafting پھر ہو گی تو پھر نظر آئے گا کہ اسمبلی نے کوئی اچھی ڈرافٹ جو ہے پاس نہیں کی ہے تو میرے خیال میں یہ تو بڑا Pity type کا ایشو ہے تو اس میں تو آپ Withdraw کر جائیں پلیز۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب، Withdrawn?

جناب صلاح الدین: It was Sir for grammatical purposes but if the law minister is stressing on it I withdraw.

Mr. Speaker: Now question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the bill. Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The original clause 2 stands part of the Bill. First amendment in clause 3, of the Bill. Salahuddin, Sahib to move your amendment in Clause 3.

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker sir, I beg to move that in Clause 3, sub clause (iii) in 2nd line after the words in comma, "retired civil servant" the words, "not below the rank of BPS 21" may be inserted. It's just making it a bit clearer that the retired public servant may be at this grade or above.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر اس میں Field of officers جو ہیں بہت زیادہ کم ہو جائیں گے اگر ہم صرف 21 اور Above کو آپ Consider کریں گے تو وہ بہت کم آفیسرز ہوں گے مثلاً 20 میں بھی اچھے آفیسرز ریٹائرڈ ہوں گے ضرور 19 میں بھی ہوں گے تو Obviously government تو یہ نہیں کرے گی کہ بہت نیچے لیول یا بہت نیچے گریڈ کے آفیسر کو جو ہے وہ ریٹائرڈ آفیسر لیکن 21 تو سر یہ بہت زیادہ محدود ہو جائے گا وہ تو صوبے میں اور مرکز میں شمار کے گنے چنے آفیسرز ہوتے ہیں جو گریڈ 22 تک جاتے ہیں چیف سیکرٹری لیول کے یا فیڈرل سیکرٹری کے لیول پہ اور 21 بھی بہت ہی کم ہوتے ہیں جو سیکرٹری لیول کے ہوتے ہیں تو سر میرے خیال میں ہم اپنے لئے مشکلات بڑھائیں گے تو اس میں بھی Request ہے کہ وہ Withdraw کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: Sir I would rather request to accept it because this is very important that the commission and that the commissioner.

جناب سپیکر: Shall I put it for the vote

جناب صلاح الدین: I would rather request if would just consider it because this is very important that we should have a competent commissioners.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment moved by the Honorable member may be adopted. Those who are

in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'No'. The amendment is dropped. 2nd amendment in Clause 3 of the Bill, Shagufta Malik, Sahiba please move amendment in Clause 3 of the Bill.

Ms. Shagufta Malik: I beg to move that in Clause 3, in sub clause (iii) after the word "Private sector", the word "preferably from the youth" may be inserted.

سر اس میں تھوڑی سی میری یہ گزارش ہے کہ انہوں نے جو Retired لوگوں کو یہاں پہ ان کو ممبر بنایا ہے تو یہ پی ٹی آئی تو ہمیشہ یوتھ کی بات کرتی ہے اور یہ دعوے دار بنتی ہے کلیم کرتی ہے تو اس میں یوتھ کا بہت ہونا ضروری ہے کیونکہ جب بھی Fund raising ہوتی ہے جب بھی Charities کے حوالے سے بات ہوتی ہے تو یہ بہت زیادہ Active role پلے کرتے ہیں تو یہ میری سر گزارش ہے کہ اس میں یوتھ جو ہے وہ Include کی جائے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر اصل میں یہ جو کمشنرز ہوتے ہیں تو یہ تو ٹھیک ہے مطلب In principle تو یوتھ کا آنا اس میں تو کوئی ایسی کوئی بری بات تو نہیں ہے لیکن اس میں جو Concept یہی ہے کہ Commissioners چونکہ ایسے لوگ ہوں گے جو اس کو ہیڈ کریں گے جو اس کی سارے وہ دیکھیں گے Retired judges کا لکھا گیا ہے، Civil servants کا لکھا گیا ہے اور یہ ہے Charity تو یوتھ سے Related تو یہ اس لحاظ سے Specifically نہیں ہے تو میرے خیال میں ایسے لوگوں کو ہونا چاہیئے کہ جو زرا ساد ھیمے انداز میں آرام سے ان ساری چیزوں کے دیکھ لیں یوتھ کی اپنے فورمز ہے اس کے اوپر یوتھ کی نمائندی موجود ہے۔ تو میں بھی ان سے بھی Request ہے Honorable member صاحبہ سے کہ وہ Withdraw کر جائے پلیز۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ،

محترمہ شگفتہ ملک: دیکھے سر میں ابھی بات کر رہے ہیں لاء منسٹر صاحب I don't know ان کو ہر چیز پہ کیوں وہ ہوتی ہے میری گزارش یہ ہے کہ آپ بھی تو یہاں کیبنٹ میں سارے یوتھ ہیں آپ تو کوشش کرتے ہیں کہ جہاں پہ بھی ہو یوتھ جو ہے میرے خیال میں اگر آپ اس کمیشن میں ایک ایڈ کر لیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے میری تو یہ Request ہے اور میں سمجھتی ہوں اگر ایک اچھی چیز ہے تو آپ کو یوتھ کو Encourage کرنے کے لئے اس میں Include کرنے میں میرے خیال میں کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہاں پر سر میں بار بار فلور پہ جب اٹھتا ہوں میں یہی بات کہتا ہوں کہ حکومت کھلے انداز سے یہ سارے Amendments دیکھتی ہے اور اس کا ثبوت ابھی میں دینے لگا ہوں کہ انہوں نے ایک ایشو Raise کیا میں نے Oppose کیا انہوں نے Explain کیا میرے خیال میں She has convinced me اور اس میں اگر Preferably youth آجائے تو جب انہوں نے سارا Explain کیا تو میرے خیال میں وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں اس کو شامل ہونا چاہئیے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the honourable member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended Clause 3 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> 'Ayes' have it. The amended Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4 to 7 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable member in Clauses 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 to 7

stands part of the Bill. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> ‘Ayes’ have it. Clauses 4 to 7 stand part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill. Janab Salahuddin, Sahib to move please.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Mr. Speaker, Sir, but I would draw leave to have the attention of all the opposition MPAs because they are not taking part; it’s very important, a very crucial stage, they should be paying more attention because they need to say ‘Yes’ or ‘No’.

<u>جناب سپیکر:</u> یہی بات ذرا اردو میں بھی کہہ دیں۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> جی میری اپوزیشن کے ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ بھی ذرا Attention pay کریں، یہ بڑا Crucial اور Important matter ہے، اس لئے کہ نہ ان کی طرف سے ‘No’ آتا ہے اور نہ ‘Yes’ تو What does that mean? I would draw, very humbly requesting them. Mr. Speaker Sir!

<u>جناب سپیکر:</u> جی صلاح الدین صاحب۔

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 8, in sub clause (1), in the third line, after the words and comma “a charity trustee,” the words “during such a period as may be prescribed” may be inserted, because we are fixing sometime for that, a charity trustee be appointed from this time to this time, it could be like any time, it may be prescribed and I don’t think the Law Minister would have any objection to that.

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، ایک تو I fully support honorable Salahuddin Sahib کہ وہ اتنی محنت انہوں نے کی، وہاں پر شگفتہ بی بی نے اتنی محنت کی ہے اور انہوں نے ٹھیک کہا ہے اپوزیشن ممبرز کو، خاص کر ہمارے سینیئرز کو کہ ان کو تھوڑا سا سن بھی لینا چاہیئے اور کم از کم یہ Yes, No میں تو ذرا حصہ لے لینا چاہیئے۔ دوسرا یہ ہے کہ اتنی محنت اس آنریبل ممبر نے کی اور بہت اچھی امینڈ منٹ ہے، اچھی امینڈ منٹ اس لئے ہے کہ وہاں پر Open handed ہم نے چھوڑ دیا تھا تو اگر وہ دس سال میں بھی نہ کریں تو تب بھی ٹھیک ہے، اگر ایک دن میں بھی نہ کریں تب بھی ٹھیک تھا، تو انہوں نے ٹھیک کہا ہے، اس کے نیچے رولز

بننے ہیں اس میں Time period prescribe ہونا ہے تو میرے خیال میں Government will support this amendment.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now the question before the House is that the amended Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 8 stands part of the Bill. Clauses 9 and 10: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 9 and 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 9 and 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 9 and 10 stand part of the Bill.

میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب، جو صلاح الدین صاحب نے اس طرح بات کی تھی، آپ بھی اس طرف وہی بات اردو میں کریں تو نہ Yes, No ادھر سے آواز آتی ہے نہ Yes, No ادھر سے آواز آتی ہے اور پھر سب کہتے ہیں کہ جی اجلاس پچھلے ٹائم رکھیں، جب پچھلے ٹائم رکھتے ہیں تو پھر وہ سارے Exhaust ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے ہم صبح دس بجے اجلاس رکھتے ہیں کہ لوگ فریش ہوں۔

Amendment in Clause 11 of the Bill: خوشدل خان صاحب کی امنڈمنٹ ہے۔ But he is not around. The question before the House is that the original Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 11 stands part of the Bill. Clauses 12 to 26 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 12 to 26 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 12 to 26 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

ٹریژری بنچز آپ نے اپنا قانون پاس کرانا ہے یا نہیں؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 12 to 26 stand part of the Bill. Again, Khushdil Khan, Sahib is not present, in Clause 27. The question before the House is that the original Clause 27 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 27 stands part of the Bill. اگلی بھی خوشدل خان صاحب کی امنڈمنٹ ہے۔ But he is not present. Firstly, 4th amendment جو تھی وہ خوشدل خان صاحب کی تھی۔
The fourth amendment in Clause 28 of the Bill: Shagufta Malik Sahiba, to please move her amendment in Clause 28 of the Bill, Shagufta Malik Sahiba.

Ms. Shagufta Malik: Thank you, Sir, I beg to move that after Clause 28, the following new Clause 28 (A) may be inserted namely سر، اس پر میں تھوڑی سی ڈیٹیل سے بات کرنا چاہوں گی، یہ جو Charities کے حوالے سے میں نے دیکھا ہے اور Personally میں پوچھتی بھی ہوں کہ جہاں پہ بھی ہم جاتے ہیں اور اکثر میں نے دیکھا ہے جو سٹورز ہوتے ہیں، جو شاپس ہوتی ہیں وہاں پہ باکسز پڑے ہوتے ہیں اور وہاں پہ لوگ آ کے پیسے ڈالتے ہیں اور وہاں پہ Different نام لکھے ہوتے ہیں، ان کا پتہ نہیں ہوتا کہ ٹرسٹ کے نام پر یہ کیا چیز ہے؟ تو جب بھی میں ان سے پوچھتی ہوں جو اونرز ہوتے ہیں جہاں پہ بیٹھتے ہوتے ہیں، میں ان سے پوچھتی ہوں کہ یہ کس کے لئے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں ہے لیکن کچھ لوگ یہاں پر باکس رکھ دیتے ہیں اور پھر شام کو لے کر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو انفرادی طور پر لوگ Collect کرتے ہیں، ایک تو یہ Misuse ہوتے ہیں اور ایک تو یہ باکسز میں نے دیکھے ہیں یہ Fake بھی ہوتے ہیں۔ تو سر، اس کے لئے Already اس میں کچھ Cover بھی ہے، میری گزارش یہ ہے کہ انفرادی جو چندے اکٹھے ہوتے ہیں، انفرادی طور پر جو باکسز بڑے بڑے سٹورز پر، آپ کہیں پر بھی جائیں آپ کو ملیں گے اور اس میں ڈیلی کے حساب سے آپ کو لاکھوں کے روپے اس میں، تو ان کی نہ کوئی ایسی Accountability کی بات ہے، تو اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ اگر ان پر بھی چیک اینڈ بیلنس ہو تو یہ بہت ضروری ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، میں تھوڑا سا اس کو یا تو میں سمجھا نہیں ہوں یا وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہتی ہیں کہ جو بڑے سٹورز ہیں ان پر Charity boxes رکھے ہوتے ہیں جو کہ ان لوگوں کا Where about کوئی پتہ نہیں ہوتا۔

وزیر قانون: سر، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ اس لئے تو یہ بل ہم لائے ہیں اور اس کو ایکٹ پاس کر رہے ہیں کہ ساری جو Charitable donation ہو گی یا Collection ہو گی تو ہم نے اسی لئے اتنا بڑا قانون لایا ہے کہ اگر کوئی اس کے علاوہ بھی کرے گا تو اس کے نیچے Penalties ہیں، تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ میرے خیال میں ہمارا مقصد پورا ہو چکا ہے، یہ تو پھر ہر ایکٹ میں یہ ڈالنا پڑے گا کہ اس ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں ہو گی، تو قانون کی تو ویسے بھی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی، اس کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے جو وہ کہہ رہی ہیں، میڈم، وہ ٹھیک ہے پھر اس کو Enforce صحیح طریقے سے کرنا پڑے گا، ویسے تو یہ سارا قانون اسی کے لئے ہے کہ اس کے علاوہ آپ کسی طریقے سے Charity collect یا Donate نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے سر، میری تو صرف یہی گزارش ہے کہ کس طرح اس میں Cover ہو سکتا ہے جو میں نے بات کی ہے کہ اس کو کس طریقے سے آپ اس کی وہ کریں گے۔

Mr. Speaker: That has already been covered.

محترمہ شگفتہ ملک: جی ٹھیک ہے سر، پھر او کے۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original Clause 28 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 28 stands part of the Bill. Clauses 29 to 33 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 29 to 33 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 29 to 33 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clauses 29 to 33 stand part of the Bill. خوشدل خان صاحب کی امنڈمنٹ تھی وہ نہیں ہیں In Clause 34, so the question before the House is that the original Clause 34 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

چلیں لاء منسٹر صاحب، آپ ہی بول دیا کریں تو کافی ہو جائے گا۔

<u>وزیر قانون</u>: جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The original Clause 34 stands part of the Bill. Clauses 35 to 37: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 35 to 37 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 35 to 37 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clauses 35 to 37 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خیراتی ادارے مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> 'Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019 may be passed.

<u>Minister for Law:</u> Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019 may be passed.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Charities Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those against it may say 'No'.

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: Leave applications: جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب ڈاکٹر امجد علی، وزیر برائے معدنی ترقی آج کے لئے؛ محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، ایم پی اے آج کے

لئے؛ سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے 18 اور 19 جولائی کے لئے؛ جناب لیاقت خان خٹک صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ سمعیہ بی بی، ایم پی اے آج کے لئے؛ مس ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فیصل امین خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

(تالیاں)

تحاریک التواء

Mr. Chairman: Item No. 6. Jee, thank you Sir. 'Adjournment Motion': Ms. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to move her adjournment motion No. 87, in the House. Nighat Yasmin Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جب دی ہی نہیں ہے تو سر، ایڈجرنمنٹ موشن نہیں آئی ہے، یہ ریزولیوشن ہے۔

جناب مسند نشین: ایڈجرنمنٹ موشن، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ایبٹ آباد کے متعلق ہے نا۔

جناب مسند نشین: یہ آپ نے ایبٹ آباد بورڈ سے متعلق۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر۔ جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر ایک نہایت اہم عوامی مسئلے پر بات کرنے کی اجازت چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ اس سال پورے صوبے اور بالخصوص ایبٹ آباد بورڈ کے آنے والے میٹرک کے امتحانات کی رجسٹریشن کے دوران ایسے ہزاروں طلباء اور طالبات جو کہ چند ماہ یا چند دن عمر کی مقررہ حد سے کم ہونے کی بناء پر امتحان دینے سے قاصر ہیں جبکہ یہ مسئلہ گزشتہ سال بھی در پیش آیا تھا مگر بعد ازاں انہیں رعایت دیتے ہوئے امتحان میں شرکت کی اجازت دے دی گئی تھی۔

جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ اس سے بچوں کا پورا ایک سال ضائع ہو جاتا ہے اور اگر مقررہ مدت میں ایک مہینہ یا دو مہینے یا کچھ مدت کم ہو تو اگر ان کو Allow کیا جائے تو طلباء اور طالبات کا اور ان کے والدین کے لئے جو مسئلہ ہے وہ حل ہو جائے گا اور چونکہ اس کی مثال موجود ہے کہ پچھلے سال بھی ایسا ہوا تھا تو اگر اس سال بھی یہ کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب مسند نشین: آنریبل ایجوکیشن منسٹر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکر ہے کہ آج ایجوکیشن منسٹر صاحب تو موجود ہیں۔

جناب ضیاء اللہ خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں ہر وقت، 24 hour موجود رہتا ہوں۔ جناب سپیکر، بالکل نگہت اورکزئی صاحبہ نے ابھی یہاں پر جو مسئلہ پیش کیا ہے، یہ پہلے سے ہو چکا ہے اور اس میں رعایت دی گئی ہے تو اگر آپ مجھے موقع دیتے ہیں تو میں ایبٹ آباد بورڈ کے چیئرمین کو بھی بلاؤں گا اور ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو بھی بلا کے آپ کا جو مسئلہ ہے، بلکہ یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے تو ہم آپ کے ساتھ اس میں کام کر لیں گے، تھینک یو۔

Mr. Chairman: Mr. Akram Khan Durani, honourable Opposition Leader, to move his adjournment motion No. 88.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): آپ کا شکریہ۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ محکمہ تعلیم کی غلط اور ناقص پالیسیوں کے نتیجے میں آئے روز اساتذہ سڑکوں پر احتجاج کے لئے نکل آتے ہیں جس کے نتیجے میں ایک طرف طالب علموں کی پڑھائی متاثر ہو رہی ہے تو دوسری طرف اساتذہ مشکلات کا شکار ہیں۔ ایس ایس ٹی اساتذہ جو کہ گریڈ سولہ میں بھرتی ہوتے ہیں اور اسی گریڈ میں پھر ریٹائر ہوتے ہیں، پچھلی گورنمنٹ میں اس ایوان نے اساتذہ کے حق میں متفقہ قرارداد منظور کر کے گریڈ سترہ میں اپ گریڈیشن کی سفارش کی ہے اور جس پر گورنمنٹ نے عمل درآمد نہیں کیا، اس کے بعد اساتذہ ہائی کورٹ میں چلے گئے اور ہائی کورٹ نے بھی فیصلہ کیا کہ اس کو کیبنٹ میں لایا جائے۔ تو چونکہ یہاں پر پچھلے دنوں وہ بیچارے آئے تھے اور صوبائی اسمبلی کے سامنے احتجاج کیا تھا اور میں وہاں پر گیا تھا، تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ذرا مجھے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، پانچ چھ دن پہلے یہاں پر چترال، آپ کے ہزارہ سے لے کر سدرن ڈسٹرکٹ اور پورے خیبر پختونخوا ملاکنڈ ڈویژن کے جتنے بھی ایس ایس ٹی اساتذہ تھے وہ آئے تھے اور اس دھوپ میں وہاں پر وہ بیچارے صبح سے بیٹھے تھے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے یا متعلقہ

وزیر یا کوئی بھی وزیر وہاں پر جاتے، چونکہ یہاں پر جو لوگ آتے ہیں تو وہ اظہار ناراضگی کے لئے آتے ہیں لیکن گورنمنٹ کے کسی بھی ایم پی اے، کسی بھی وزیر متعلقہ نے وہاں پر جانے کی زحمت نہیں کی اور پھر مجبوراً اپوزیشن کو وہاں پر جانا پڑا اور وہاں پر انہوں نے میرے سامنے یہ بات رکھی۔ ابھی بھی اس ایوان کی متفقہ قرارداد ہے، زیادہ تر تو آپ ہمیں بتائیں گے کہ متفقہ قرارداد ہے اور پچھلی گورنمنٹ میں پوری اسمبلی نے پاس کی ہے تو Binding ہے جی، اس پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے وہی قرارداد لے کر ہائی کورٹ میں گئے اور پھر ہائی کورٹ نے بھی کہا ہے کہ اس کو کیبنٹ میں لایا جائے، تو گورنمنٹ سے میری درخواست ہوگی کہ چونکہ اسی اسمبلی کی متفقہ قرارداد ہے، ہائی کورٹ نے وہاں پر ہمیں دوبارہ بھی کہا ہے کہ اس کو کیبنٹ میں لائیں، تو میری درخواست ہوگی کہ جلد از جلد اس کو کیبنٹ کے سامنے لایا جائے اور جو متفقہ قرارداد ہے اس پر عمل کیا جائے۔ چونکہ ابھی پی ایس ٹی تھے وہ تقریباً سات گریڈ سے ابھی پندرہ میں گئے ہیں، اس طرح اور بھی بہت زیادہ اپ گریڈیشنز ہوئی ہیں تو یہ بیچارے جب سے سولہ میں بھرتی ہوئے ہیں تو پھر ریٹائرمنٹ بھی اسی میں، تو انتہائی حق تلفی ہے، تو مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس کو ایک اچھی نظر سے لے گی اور جن لوگوں کا ایک اظہار ناراضگی ہے اس کو دیکھتے ہوئے اس کے مطابق فیصلہ کرے گی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آنریبل ایجوکیشن منسٹر۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی جناب سپیکر، میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ ایک تو پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کی جو ایجوکیشن پالیسی ہے اس کی وجہ سے صوبے میں ایجوکیشن کا معیار بہت حد تک اوپر گیا اور پورے پاکستان میں بھی اگر آج ایجوکیشن کی بات ہوتی ہے تو وہ صوبہ خیبر پختونخوا کی بات ہوتی ہے، تو پالیسی بالکل ٹھیک ہے، پالیسی بالکل سیدھے راستے میں جارہی ہے اور یہ پاکستان کی واحد تحریک انصاف کی حکومت تھی جو Tenure میں بھی ہم نے تمام کیڈر کے جو لوگ تھے ان کی اپ گریڈیشن کی اور بالکل End ایس ایس ٹی کی جو قرارداد تھی وہ بھی ہم نے یہاں سے کی ہوئی تھی اور مجھے اس معزز ایوان کے ساتھ ایک بات شئیر کرنی ہے کہ ان ایس ایس ٹی کی یونین کے ساتھ میری میٹنگ بھی ہوئی، ان کو میں نے کہا کہ جی بجٹ ہو چکا ہے اور اب اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور اس کے بعد ہمارے سیکرٹری کی بھی ہوئی، ہمارے ڈائریکٹر کی بھی ہوئی اور اس کے بعد ان کی جو تنظیم تھی وہ بار بار ہمارے ساتھ رابطے میں تھی اور ان کو ہم نے کہا تھا کہ جی بجٹ ہوگیا ہے اور اس کے بعد ہم نے اس کو تقریباً ایک مہینہ یا دو

مہینہ کیونکہ ابھی جو بجٹ پاس ہوتا ہے تو اس کے بعد ایک پراسیس ہوتا ہے اور اس پراسیس کے مطابق ہم نے آگے چلنا ہوتا ہے، اب اگر کوئی ہم اس کے بعد کوئی بھی Surety دیں، حکومت کی جانب سے ان کو مکمل Surety ہو اور اس کے بعد بھی وہ حکومت کی نہ مانیں اور روڈ پہ آ جائیں تو اس کے ہم ذمہ دار پھر نہیں ہیں اور جس وقت یہ اسمبلی کے سامنے اپنا احتجاج کر رہے تھے تو اس وقت میں چونکہ کوہاٹ میں تھا تو میں نے رنگیز خان کو بھیجوایا تھا کہ ان سے بات کریں اور انہیں کہیں کہ جی جب آپ لوگوں سے ہماری ایک دفعہ کمٹمنٹ ہو چکی ہے کہ ہم آپ کو یہ ساری چیزیں کر رہے ہیں، اس کے بعد آپ کو روڈ پہ آنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو حکومت کبھی بھی یہ نہیں چاہے گی کہ جی لوگ روڈوں پر آئیں اور روڈوں پہ آ کے جب ہم اس طرح روڈوں والے مسئلے حل کرانا شروع کر دیں تو پھر آج یہ نکلے ہیں، کل کوئی اور نکلے گا، کل کوئی اور نکلے گا، تو Already آج صبح بھی ایس ایس ٹی کی جو تنظیم ہے وہ ہمارے ساتھ آ کر بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ جو احتجاج کیا ہے تو اس میں کچھ ایسے عناصر شامل ہو گئے ہیں کہ انہوں نے اساتذہ کو مجبور کیا کہ وہ احتجاج پر آئیں، تو آج بھی ان کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی تھی اور ان کے لئے میں نے سی ایم صاحب سے ٹائم لیا ہوا ہے اور وہ اس پر ایگری ہوئے ہیں کہ جی ہم چاہتے ہیں کہ ہم سی ایم صاحب کے ساتھ ملیں گے اور انہوں نے میرے ساتھ اپنا ایک فارمولہ شئیر کیا ہے، تو Already ان کی سی ایم اور فنانس منسٹر کے ساتھ میٹنگ ہے، تو جناب سپیکر، یہ ڈیٹیل رپورٹ میں نے آپ کو پیش کر دی ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شکریہ۔ اکرم خان درانی صاحب، آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کی یہاں پر جو بات ہے تو میں اس سے یہی نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ وہ اس پر ایگری ہیں اور وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ اسی ہفتے ہم سی ایم اور فنانس منسٹر کے ساتھ بیٹھیں گے اور اساتذہ کی تنظیم جو چاہتی ہے، ہم وہی کروا رہے ہیں، اگر وہی بات ہے تو ہم یہ مسئلہ صرف اس لئے اٹھا رہے تھے کہ گورنمنٹ اس پر توجہ دے، تو خوشی کی بات ہے کہ وہ ہفتے کے اندر اندر اس کے ساتھ بیٹھیں گے اور وہ اس کی بات مان رہے ہیں، اگر بجٹ پاس بھی ہوا ہے، اس کا ٹائم بھی گزرا ہے، تو میں اس کی ایشورنس پر مطمئن ہوں کہ ان شاء اللہ اس کا مسئلہ حل کریں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شکریہ، میں National Lobbying Delegation of Non Muslim Community of Pakistan کو On behalf of Chair اور آنریبل ممبرز کی طرف سے ویلکم کرتا ہوں، جو آج یہاں صوبائی اسمبلی کے وزٹ پر ہیں۔

(تالیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Sahibzada Sanaullah, MPA, to move his call attention notice No. 345, in the House.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹینشن نمبر 345 ہے۔

میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ حلقہ PK-11 دیر بالا میں 16-2015 کی اے ڈی پی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے سڑکوں کی منظوری دی گئی تھی جو کہ حالیہ اے ڈی پی، یہ چونکہ میں نے 19-2018 میں بھی لایا تھا جو کہ 19-2018 کی اے ڈی پی میں نہاگ درہ روڈ فیز ون، اے ڈی پی نمبر 935 نہاگ درہ فیز ٹو اور اے ڈی پی نمبر 933 کارو درہ، سلطان خیل درہ، روغانو درہ اور لقمان بانڈہ روڈ شامل کئے گئے ہیں لیکن بدقسمتی سے صوبائی حکومت نے ان سکیموں کے لئے انتہائی قلیل رقم مختص کی ہے۔ چونکہ یہ مذکورہ بالا علاقوں کی اہم سڑکیں ہیں اور محکمے کی طرف سے ٹھیکیداروں کو عدم ادائیگی کی وجہ سے ان سڑکوں پر تعمیراتی کام بند پڑا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے عوام الناس کو نہ صرف آمدورفت میں شدید مشکلات کا سامنا ہے بلکہ عوام میں بے چینی بھی پائی جاتی ہے اور اس کے خلاف پچھلے سال بھی علاقے کے عوام نے احتجاجی مظاہرے کئے تھے، لہذا صوبائی حکومت مندرجہ بالا سکیموں کے لئے مطلوبہ فنڈ مختص کرے تاکہ سڑکوں کی تعمیر کا کام بروقت مکمل ہو سکے اور علاقے کے عوام میں موجودہ بے چینی کا خاتمہ ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے سپیکر صاحب کے دفتر میں کمٹمنٹ کی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کے لئے رقم بھی بڑھا دیں گے، میں اس کی بات پر مطمئن ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، 16-2015 سے کام شروع ہے اور ابھی تک بعض روڈز میں کچھ پیسے بھی ملے ہیں چونکہ میں نے منسٹر صاحب کو بتا بھی دیا ہے کہ وہاں پہ ٹھیکیداروں کا جو راج ہے، اس کے سامنے محکمہ بالکل بے بس ہے، یہ پورا ایوان، پوری اسمبلی میرے خیال میں اس سے اتفاق کریں گے کہ محکمے کے جو کام ہو رہے ہیں، اس میں ٹھیکیداران صاحبان انتہائی ناقص میٹریل بھی استعمال کرتے ہیں لیکن میرے علم میں ہے کہ منسٹر صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب مسند نشین: بابک صاحب، ہاؤس ان آرڈر پلیز، بابک صاحب، پلیز۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ منسٹر صاحب اگر آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ کمٹمنٹ کر لیں کہ جب بھی پیسے آئیں یا سپلیمنٹری گرانٹ آئے تو اس میں ضلع دیر کا کام ضرور کریں۔

جناب مسند نشین: جناب آنریبل منسٹر۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے جناب سپیکر، آپ کو اس کرسی پر دیکھ کر ہم سب کو بڑی دلی خوشی ہوئی ہے۔ (قہقہے) جناب سپیکر صاحب، ہمارا بھائی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ سپیکر صاحب کے چیمبر میں ڈسکشن ہوئی ہے، فنڈز کا تو سب کو حالات کا پتہ ہے، میں نے پی اینڈ ڈی سے 27 بلین روپے کی ڈیمانڈ کی تھی، آخر میں ہمیں ساڑھے بارہ تیرہ ارب روپے دیئے گئے ہیں، اس میں بھی کوئی 30 ,25 فیصد New کے لئے اور باقی Ongoing سکیموں کے لئے ہم ہر وقت کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی سکیم کے لئے بھی لیکن پی اینڈ ڈی کے اپنے معاملات ہیں، ان کے اپنے Criteria ہوتے ہیں، اس حساب سے وہ ہمیں دیتے ہیں لیکن ہم ہر وقت Fight کر رہے ہوتے ہیں اور میرے بھائی کی سکیموں میں آخر میں جب سپلیمنٹری گرانٹ ملی تو اس وقت حالانکہ ان کا تعلق گورنمنٹ سے نہیں ہے، اپوزیشن سے ہے، اس وقت ان کی سکیم کو پیسے دیئے گئے ان شاء اللہ ہم اس کے بھی Fight جاری رکھیں گے اور جلد از جلد ان کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر، انہوں نے مجھ سے چند پراجیکٹس کی کچھ شکایت لگائی کہ اس میں پی سی ون کو Follow نہیں کیا گیا اور اس سے Paybeation کی گئی ہے، میں نے اپنے بھائی کو یہی ریکویسٹ کی کہ آپ In writing مجھے جو جو پرابلمز ہیں وہ دے دیں اور ہم ان کی Formally ان شاء اللہ انکوائری کرائیں گے۔ انہوں نے دیر کے حوالے سے جو مجھے چند بڑی باتیں بتائیں وہ بڑی تشویشناک ہیں، ایکسٹرا توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر، اس کی وجوہات ان کو بھی پتہ ہے، دیر میں تھوڑی سی Lack ہے، آپ مجھے ان شاء اللہ Application دیں، (تالیاں) ہم اس کے اوپر آپ کو باقاعدہ ان شاء اللہ انکوائری کرا کے دیں گے اور آپ کی تسلی کرائیں گے اور جو ایم پی اے جاگا ہوگا اس کے حلقے میں کوئی بھی ٹھیکیدار راج نہیں کر سکتا ثناء اللہ بھائی، اس لئے آپ ہمارے Eyes and ears ہیں، میرے لئے سب سے بہترین رپورٹ وہ ہے جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا شاید ادھر ہو، چاہے ادھر ہو جو بھائی دے گا، میں اس پر سب سے پہلے یقین

کرتا ہوں، تو آپ ہماری Eyes and ears ہیں، آپ نظر رکھیں، جہاں آپ کو پرابلم نظر آئے، آپ مجھے بتائیں تو مجھے آپ ان شاء اللہ اپنے ساتھ کھڑا ہوا پائیں گے اور ہم ان شاء اللہ ایکشن لیں گے، شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Inayatullah, MPA, to move his call attention notice No. 353, in the House.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ انجنیئرنگ کیمپس دیر بالا کا منصوبہ 2015-16 کی اے ڈی پی میں منظور ہوا تھا لیکن ابھی تک اس پر کام شروع نہیں کیا گیا، لہذا حکومت مذکورہ معاملہ کی وضاحت کرے اور منصوبے کو جلد از جلد شروع کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے۔

جناب سپیکر صاحب، انجنیئرنگ یونیورسٹی کیمپس اپر دیر کی اے ڈی پی کے اندر Reflected پراجیکٹ ہے اور پی اینڈ ڈی سے بھی منظور ہو چکا ہے اور اس کی Administrative approval بھی بہت پہلے ایشو ہو چکی ہے، اس کے لئے جو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، اس نے کوآرڈینیٹر انجنیئرنگ یونیورسٹی سے مقرر کیا اور اس کے لئے زمین کے اوپر سیکشن فور اور باقی جو سیکشنز ہیں وہ لگا دی گئی ہیں، اس کا پراسیس مکمل کر دیا گیا۔ وہاں پر پچیس کروڑ روپے بھی ٹرانسفر ہو گئے لیکن گزشتہ دو سال سے اس کو لٹکا دیا گیا ہے اور چھوٹے چھوٹے مسئلوں کے اندر اس کو لٹکا دیا گیا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس کو Deliberately لٹکایا جا رہا ہے کہ اس پراجیکٹ کو Implement نہ کیا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت یہ بہت زیادتی کرے گی کہ باقی ضلعوں کے اندر نئے پراجیکٹس شروع کرتے ہیں۔ کل میں نے اخبار میں دیکھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب سوات کے اندر ایگریکلچر یونیورسٹی کا پراجیکٹ لانچ کرنا چاہتے ہیں، مجھے بتا دیا گیا ہے کہ وہاں پر بھی یہ کوئی انجنیئرنگ یونیورسٹی کے کیمپس کا منصوبہ لانچ کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد کیمپسز اور یونیورسٹی شروع ہو گئی اور ان کو کمپلیٹ بھی کیا گیا، اس کے پراجیکٹس بھی لانچ ہوئے لیکن ابھی تک وہ ڈپٹی کمشنر مجھے کہہ رہے ہیں کہ یا اس کے لئے پیسے بھیج دیں یا میں اس لینڈ ایکوزیشن کو ڈی نوٹیفائی کرتا ہوں۔ اب مسئلہ اٹکا ہوا ہے، یہ کبھی کہتے ہیں کہ اس کے لئے کوآرڈینیٹر مقرر کرنا درست نہیں ہے اور پی سی ون کے اندر ہم اس کے لئے Properly اشتہار دینا چاہتے ہیں، یہ بات کوئی آٹھ نو مہینے سے اٹکی ہوئی ہے کہ پی سی ون کے اندر اس کے لئے کوآرڈینیٹر کو اپوائنٹ کرنے کے لئے اشتہار دینا ہے، بھائی کر دیں، اس سے آپ کو کون رکوا رہا ہے، آپ میرٹ کے اوپر پراسیس چلائیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ ابھی تک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، جب آپ ان کے پاس جاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ کل کریں گے، پرسوں

کریں گے، یہ کل پرسوں میں آٹھ نو مہینے گزر گئے ہیں، مجھے لگتا ہے یہ مزید بھی اس کو Delay کرنا چاہتے ہیں، اس لئے میں ایشورنس چاہتا ہوں اور سچی بات یہ ہے کہ اگر ایشورنس پر کام نہیں ہوا تو میں ایک مہینہ بعد دوبارہ اس مسئلے کو اٹھاؤں گا، میں متعلقہ منسٹر سے ایشورنس چاہتا ہوں اور اگر ایک مہینے بعد پراجیکٹ کوآرڈینیٹر اپوائنٹ نہیں ہوا اور اخبار میں اس کا اشتہار نہیں آیا تو پھر میں اس کے لئے مزید دوسرے راستے اختیار کروں گا اور میں سمجھتا ہوں وہ پھر درست نہیں ہوگا۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، ہمارے آنریبل عنایت اللہ صاحب نے کال اٹینشن کے ذریعے ایشو اٹھایا ہے، تو ایک تو یہ ہے جی کہ یہ Impression دینا کہ کوئی ایسا Ill well ہے کہ یہ پراجیکٹ آگے نہیں بڑھنا چاہیئے تو یہ میں ایشورنس دیتا ہوں کہ اس طرح کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے اور نہ اس طرح کی کوئی بات ہے سر، یہ پراجیکٹ 16-2015 کی اے ڈی پی میں شامل ہوا تھا، اس کے بعد اس کے اوپر بہت کام بھی ہوا، یہ نہیں ہے کہ بس اے ڈی پی میں شامل ہونے کے بعد اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ ڈاکٹر ناصر احمد کو اس پراجیکٹ کے لئے مورخہ 15-06-2016 کو کوآرڈینیٹر اپوائنٹ کیا گیا تھا، اس سے پہلے 07-06-2016 کو جو انجنیئرنگ یونیورسٹی نے، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے فنڈز کا ڈیمانڈ کیا پھر ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پی سی ون جمع کرنے کو کہا، پی سی ون جمع ہوا، یہ پی سی ون، پی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ جو کہ 05-05-2017 کو منعقد ہوئی، اس میں پیش ہوا، کوئی ٹیکنیکل ایشو تھے اس لئے وہ منظور نہ ہو سکا، پھر وہ پی سی ون آیا، یہ میں اس لئے ڈیٹیل بتا رہا ہوں کہ پتہ چل سکے کہ اس پر بہت کام ہوا ہے، اس کے بعد 15-09-2017 کو پھر یہ پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں وہ ٹیکنیکل چیزیں اس سے ہٹا کے یہ پیش ہوا اور اس کی منظوری پی ڈی ڈبلیو پی نے دی، اس کے بعد سر، یہ ڈیزائن کنسلٹنسی کی مد میں پری پی ڈی ڈبلیو ڈی پی میٹنگ مورخہ 08-02-2018 منعقد ہوئی، پھر اس کو سنڈیکیٹ بھیج دیا گیا۔ یہ چونکہ طریقہ کار ہے سر، اس کے بعد جس طرح عنایت صاحب نے بھی فرمایا لینڈ ایکوزیشن اس کی وہ پراسیس بھی پورا ہو چکا ہے اور ابھی Mainly جو ایشو عنایت صاحب نے بھی اٹھایا کہ اس کے بعد کوئی Objections آئے On the mechanism of appointing the Project Director، تو اس کی وجہ سے تھوڑا بہت جس طرح وہ کمپلینٹ کر رہے ہیں تو ان کی جو Genuine بات ہے، میں سر، یہ کر سکتا ہوں اور میں ایشورنس بھی دے سکتا ہوں، ایک تو میں نے ایشورنس دے دی ہے کہ This project is a project of the Provincial Government، یہ اتنے پراسیس کے بعد تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ پی ڈی

ڈبلیوپی کی Approval ہو چکی ہے، Administrative approval اس کی آچکی ہے، Legally بھی اس کو ڈراپ نہیں کیا جا سکتا لیکن ابھی جو پینڈنگ ایشوز ہیں، Recently اس کے بارے میں ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں جو Decisions ہوئے ہیں، اس کے منٹس بھی میرے پاس موجود ہیں، میں عنایت صاحب کو دے دیتا ہوں، اس میں جو Decisions ہیں، میں بتا دیتا ہوں The Higher Education Department may proceed to implement the project as per the provision of the PC-1 and project policy دوسرا یہ ہے، ہاں بالکل میں مانتا ہوں، اس کا بھی ٹائم گزرا ہے لیکن میں آخر میں اسی کی طرف آ رہا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: وہ آپ سے بڑی ڈیٹیل سے بتا رہے ہیں، Kindly اس کو سنیں، پھر آپ اپنی بات کریں۔

<u>وزیر قانون</u>: دوسرا یہ کہ یو ای ٹی پشاور میں بھی Requested by Higher Education Department to dispose of the matter as pertaining to the project on priority تیسرا یہ ہے کہ Vice Chancellor, University of Engineering and Technology Peshawar will expedite the required approval from the syndicate of the university جو کہ قانونی طور پر اس کے نیچے Requirement ہے۔ Higher Education Department will keep the P and D Department posted about the progress on the project regularly، اب میں یہاں پر ضرور یہ کہوں گا کہ عنایت صاحب کا ایک گلہ یہاں پر ٹھیک ہے کہ چونکہ مارچ میں یہ اجلاس یا فروری 2019 میں تقریباً مارچ تھا کیونکہ 21 فروری کو یہ اجلاس ہوا تھا، تو اس کے بعد کچھ مہینے گزر گئے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تک کوئی پراگریس نہیں ہوئی، I will suggest کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایجوکیشن کا ایک پراجیکٹ ہے، یہ آگے بڑھے، میں یہ Suggest کروں گا اور میں ڈائریکشن یہ دوں گا کہ اگر عنایت صاحب اس کے ساتھ ایگری کرتے ہیں کہ ہائر ایجوکیشن سیکرٹری وہ عنایت صاحب کو In the loop لے کر ان کے ساتھ شیئر کریں گے اور جو پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی کا جو ایک لیگل طریقہ کار ہے، اس میں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن وہ جلد از جلد اس کو کمپلیٹ کریں، مہینے کا ٹائم انہوں نے دیا ہے، میرے خیال میں It is a very suitable time frame کہ مہینے کے اندر ان مسائل کو حل کر کے اس کو ٹھیک ٹھاک طریقے سے آگے بڑھایا جائے۔ میں ڈائریکٹ کرتا ہوں ہائر ایجوکیشن کے جو لوگ یہاں پر موجود ہیں، وہاں پر میں دیکھ رہا ہوں گیلری میں تو وہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو یہ

کریں کہ آپ نے عنایت صاحب کے ساتھ Coordinate کرنا ہے اور ان کو بتانا Communicate ہے کہ اس کے اوپر کیا پراگریس ہو گی اور ان شاء اللہ مہینے کے بعد یہاں پر ہاؤس میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہاں پر ہم رپورٹ دیں گے کہ اس کے بعد کیا پراگریس ہوئی ہے؟ تو میرے خیال میں ایشورنس ہے، آپ مہینہ Wait کر لیں، ان شاء اللہ اس میں پراگریس کر کے آپ کے ساتھ Coordinate کر کے اس مسئلے کو حل کریں گے اور جناب سپیکر، پہلے سے یہ Disappoint نہ ہوں اور سر، یہ بھی میری یہی سے ریکوسٹ ہے کہ پہلے سے یہ نہ کہیں کہ پھر ہمارے پاس اور بھی آپشنز ہیں، ان شاء اللہ اسی آپشن اور اسی ہاؤس کے آپشن کے ساتھ ہم آگے لے کے ان شاء اللہ مسئلے کو ٹھیک کریں گے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں سلطان خان سے دو چیزوں پر Clarity کے ساتھ ایشورنس چاہتا ہوں۔ میں کسی پراجیکٹ ڈائریکٹر میں Interested نہیں ہوں، میں کہتا ہوں یہ پراسیس آپ As per merit چلائیں، اس کے دو پروسیجرز ہیں یا By summary آپ یہاں پر سمری بھیجتے ہیں اور چیف منسٹر سے Approval لیتے ہیں یا آپ اخبار میں اشتہار دیتے ہیں And through a competitive process آپ اس کو Hire کرتے ہیں، ٹھیک ہے آپ ان دونوں کاموں میں سے جو بھی کرتے ہیں، اشتہار دیتے ہیں تو ایک مہینے کے اندر اشتہار دینا چاہیئے، آپ اس کو Through appoint کرتے ہیں، یہ بھی ایک پروسیجر ہے، تو بھی ایک مہینے بعد مجھے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی لسٹ اور ہائر ایجوکیشن پراجیکٹ ڈائریکٹر کو اپوائنٹ کریں، جس کو بھی اپوائنٹ کرنا چاہتے ہیں I have no objection، یہ دونوں پوائنٹس پر جو بھی ڈیپارٹمنٹ مناسب سمجھتا ہے وہ خود اس کا Follow up کرے کیونکہ میں ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری کے دفتر کا میں کوئی پندرہ سے زیادہ چکر لگا چکا ہوں، More than fifteen.

وزیر قانون: سر، بالکل وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کا کام ہے، وہ ہمیں اپنا کام کرنے دے، میں نے ایشورنس دے دی ہے کہ مہینے کے اندر یہ مسائل حل ہو جائیں گے تو پھر وہ گورنمنٹ کا کام ہے، وہ جو رولز کے مطابق لاء کے مطابق جو بھی طریقہ کار ہو گا وہ تو بہر حال ہمارا کام ہے، وہ ہم کر کے دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے Replied، عنایت اللہ صاحب، آپ مطمئن ہیں؟ ایک بات کریں آپ کہیں کہ میں مطمئن ہوں، اتنی زبردست Justification دی ہے۔

قراردادیں

Mr. Chairman: Item No. 11, 'Resolutions': Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to move his resolution No. 194, in the House.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ملاکنڈ ڈویژن سے لوگ خلیج اور دوسرے عرب ممالک میں محنت مزدوری کے لئے جاتے ہیں لیکن ان کی میڈیکل کے لئے پشاور کے علاوہ ڈویژن کی بنیاد پر کوئی میڈیکل سنٹر نہیں ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی بنیاد پر غریب لوگوں کو میڈیکل سنٹرز کی سہولت میسر کی جائے تاکہ لوگوں کی مشکلات میں کمی آسکے۔

جناب سپیکر صاحب، دا ډیره ضروری خبره ده او یو پیښنور دے او ثابت د هر ډویژن نه خلق راځی، زما خواست دے حکومت ته ستا سو په وساطت چې په هر ډویژن کښې چې کم از کم یو میډیکل سنټر د غه شی، ټولو خلقو انحصار چې دے نو د باهر په روزګار باندې دے۔ ستاسو ډیره مهربانی۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law.

وزیر قانون: یہ مطلب ہیلتھ سے Related ایک وہ ہے لیکن انہوں نے تو ہر ضلع میں میڈیکل سنٹر کی بات کی، جو باہر جاتے ہیں سر، اس کی اصل میں کاپی ہمیں نہیں ملی ہے تو کاپی جب نہ دیکھ لیں، نہ پڑھ لیں تو سر، میں پڑھ لیتا ہوں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، کلیئر ہو گیا ہے۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، یہ بات درست ہے، میرے خیال میں اس ریزولوشن کو پاس ہونا چاہیئے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

Mr. Chairman: Mr. Sardar Khan, MPA, to move his resolution No. 195, in the House.

جناب سردار خان: جناب سپیکر، میں اس ایوان کی وساطت سے یہ بات حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ چند مہینے پہلے سعودی ولی عہد محمد بن سلیمان نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے دوران شہید فرمان علی خان کے نام پر ایک جدید میڈیکل سنٹر بنانے کا اعلان کیا تھا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش

کرے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ موجودہ میڈیکل سنٹر شہید فرمان علی خان کے آبائی گاؤں میں تعمیر کیا جائے تاکہ جس میں علاقے کی پسماندگی دور ہو اور اس کے پسماندگان کو دل کا سکون اور اطمینان مل سکے، شکریہ جی۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Miss. Nighat Yasmeen Orakzai, to move her resolution No. 203, in the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بڑی خوشی ہوئی آپ نے مجھے مس کہا، تھینک یو ویری مچ، کاش آپ اس سیٹ پہ روزانہ بیٹھے ہوں اور مجھے مس کہا کریں۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ قرارداد بہت دیر سے آئی ہے۔ یہ ایوان ضلع اورکزئی میں 35 شہید افراد اور کراچی میں شہید پولیس کے نوجوانوں کی شہادت پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دونوں واقعات میں زخمی ہونے والوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتا ہے جو کہ ٹھیک ہو چکے ہوں گے اور ان کے خاندانوں اور لواحقین کے ساتھ اظہار یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردوں کے اس بزدلانہ فعل کی مذمت کرتا ہے اور جو کڑیاں کراچی میں چینی قونصلیٹ پر حملہ آوروں سے ملتی ہیں تو ہم بھارت اور دیگر دشمنوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان کی مجرمانہ حرکتوں سے پاکستانی عوام نہ پہلے کبھی ان کے حوصلے پست ہوئے ہیں اور نہ ہوں گے اور ہر پاکستانی ان دشمنوں کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑا ہو گا، جس طریقے سے کہ آج بھارت کو پتہ چل گیا ہے کہ اس نے جس طریقے سے عالمی انصاف کی عدالت میں جو شکست کھائی ہے تو بھارت کو اب چاہیئے اور عالمی قوتوں کو چاہیئے کہ بھارت کو، میں تو اس کو اس حساب سے Add کر رہی ہوں کہ عالمی عدالتیں بھارت کو ایک دہشت ملک قرار دے کر اس پہ نظر بھی رکھیں اور اس کو بھی Gray اور Black list میں لے کر آئے تاکہ وہ ہمارے بلوچستان، سندھ اور کے پی میں، اور تمام پنجاب میں بھی، اسی طرح پورے پاکستان میں جو بزدلانہ کارروائیاں کر رہا ہے، تو اس کی روک تھام ہو سکے۔ تو یہ میری قرارداد ہے، اس کو آپ منظور کر لیں تو مہربانی ہو گی۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law.

وزیر قانون: سر، میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا، قرارداد کو تو ہم سپورٹ کرتے ہیں، صرف اتنا چاہوں گا کہ چونکہ کل جو Decision آیا ہے، انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے جو فیصلہ کیا ہے وہاں سے اور جو انڈیا نے

وہاں پر ایک کیس دائر کیا تھا کلبھوشن یادیو کا، جو ان کا ایک Spy تھا اور وہ یہاں پر پکڑا گیا تو اس لحاظ سے انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس سے یہ مانگا تھا کہ آپ اس کو رہائی بھی دلوائیں اور انڈیا تک جانے کی Safe passage بھی دیں، تو میرے خیال میں یہ بحیثیت قوم یہ ہماری ایک قانونی فتح ہے انٹرنیشنل فورم پہ کہ عدالت نے ان کی یہ دونوں جو ڈیمانڈز ہیں ان کو Reject کر دیا ہے اور یہ Determine کیا ہے کہ پاکستانی قانون ہی جو ہے اس جو بندہ پکڑا گیا ہے جو یہاں پر جاسوسی کر رہا تھا، اس کے اوپر وہ Apply کرے گا تو میں بھی سیکنڈ کروں گا اور یہ اگر سر، آپ دیکھیں تو انڈیا نے ہر جگہ پر یہ کوشش کی ہے، اگر آپ یہ ایف اے ٹی ایف والا معاملہ دیکھ لیں تو یہ تقریباً سال ڈیڑھ سال سے وہ کوشش کر رہا تھا کہ پاکستان کو بلیک لسٹ کے اندر شامل کر لیا جائے لیکن جو میٹنگ بیجنگ میں ہوئی اور جو ایف اے ٹی ایف کی Deliberations ہوئیں تو پاکستان نے کامیابی سے اس کا دفاع کرتے ہوئے جو انڈیا کے عزائم تھے ان کو خاک میں ملا دیا ہے اور ہم یہی کہیں کہ جو ہمارے ساتھ وہ دشمنی کر رہے ہیں، جو ہمارے ملک کے ساتھ وہ دشمنی کر رہے ہیں اور یہ کوشش کر رہے ہیں کہ انٹرنیشنل فورمز پر بے جا اس قسم کے معاملات اٹھا کے پاکستان کی بدنامی کی کوشش کی جائے تو یہ شکر الحمد للہ کہ پاکستان آج کامیاب ہے اور انٹرنیشنل فورمز پر اس کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پوری قوم میرے خیال میں اور ہر پارٹی اس کے اوپر جو ہے ایک ہی آواز ہے، تو میں بالکل جی یہ ریزولیوشن جہاں تک تعلق ہے اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں جی۔

<u>Mr. Chairman</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

یہ تاریخ میں ایک بڑا زبردست واقعہ ہے کہ کوئی Serving، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ Serving officer جاسوسی میں پکڑا جائے اور اس پہ ثابت ہو جائے، یہ ایوان پاکستان کی ایجنسیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ جنہوں نے یہ کارنامہ سرانجام دیا اور دنیا میں یہ ثابت کیا (تالیاں) کہ ہم Capable ہیں کہ ہم بھارت کی منہ جو ہے لوگوں کے سامنے لے آئے۔

Malik Badshah Saleh, MPA, to move his resolution No. 204, in the House.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہر گاہ کہ سعودی عرب کی جیلوں میں تقریباً 1863 پاکستانی معمولی نوعیت کے مختلف مقدمات میں قید ہیں جبکہ سعودی سفارتخانہ بالخصوص جدہ قونصلیٹ میں لاء سٹاف کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے پاکستانی قیدیوں کو سخت مشکلات درپیش ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ وہاں پاکستانی قونصلیٹ میں لاء سٹاف کی تعداد میں اضافہ کر کے جیلوں میں قید پاکستانیوں کے مقدمات کی پیروی کرے تاکہ ان کی مشکلات میں کمی ہو سکے۔

سر جی، یہ قرارداد جو ہے میں نے یہ رمضان سے پہلے جمع کی تھی اور 1863 تعداد جو میں نے لکھی ہے یہ بھی اس دنوں کی ہے، دو ماہ پہلے کی، یہ میں خود وہاں پر جاکر میں نے خود دیکھا ہے کہ اس طرح ہوا کہ ایک پاکستانی تھا اور جدہ میں وہ چار ماہ سے قید تھا، چار ماہ پہلے اس کے حق میں فیصلہ بھی ہوا تھا لیکن صرف اس وجہ سے کہ کوئی آفیسر نہیں ہے، کوئی لاء سٹاف، لاء آفیسر نہیں ہے تاکہ وہ Signature کرے تاکہ اس کو رہائی مل سکے۔ پھر میں جدہ قونصلیٹ خود گیا اور وہاں جو ہمارے سفارت کار صاحب تھے، اس سے بھی میں ملا، اس نے بھی مجھے یہی بتایا کہ ہمارے ساتھ سارے سعودی عرب میں صرف دو لاء سٹاف ہیں، باقی عرب لوگ جو ہیں وہ اس طرح وہ بہت عزت دار اور بہت زیادہ مہمان نواز ہیں لیکن ہماری کمزوریوں کی وجہ سے بہت زیادہ زرمبادلہ جو کہ ملاکنڈ ڈویژن میں آتا ہے اور اس صوبے میں آتا ہے، وہاں بھی ہمارے لوگ چھوٹے چھوٹے سے مقدمات میں قید ہوتے ہیں لیکن ان کی پیروی کرنے کے لئے ایمبیسی کا کوئی نمائندہ نہیں ہوتا کہ وہ حاضر ہو سکے اور ان کو رہائی مل سکے۔ اگر یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کیا جائے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law.

وزیر قانون: سر، قرارداد بالکل ہم سپورٹ کرتے ہیں، صرف ایک پوائنٹ کہ یہ ایشو جو انہوں نے اٹھایا ہے تو اس کی Importance ہمارے لئے جو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے صوبے میں بھی اور مرکز میں بھی، تو اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب یہ کراؤن پرنس کا وزٹ تھا پاکستان میں تو آپ کو سر، ضرور یاد ہو گا کہ جب وہاں پر اسٹیٹ ڈنر تھا تو اس میں جو پرائم منسٹر نے اپنے ریمارکس یا سپیچ جو دی تھی تو اس ایشو کو ہائی لائٹ کرنے والا ہی ہمارا پرائم منسٹر تھا، جب انہوں نے یہ بات کہی اور کراؤن پرنس کے سامنے اور ورلڈ میڈیا پر کہ ہمارے بہت سے لوگ وہاں پر Petty چیزوں میں جیلوں میں ہیں تو صرف یہ کہ یہ ایشو جو ہے یہ گورنمنٹ کے فوکس میں ہے اور چونکہ یہ Perfactly ہمارے وہ پالیسی کے ساتھ

Align بھی کرتا ہے کہ وہاں پر ان کی Assistance کے لئے آفیسرز ہونے چاہیئے تو سر، بالکل گورنمنٹ اس کو سپورٹ کرے گی۔

(تالیاں)

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say may say 'No'. بڑی کمزور آواز ہے۔

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آڈر سر، ایک ضروری اور اہم نکتہ کی نشاندہی کرنا چاہتی ہوں۔

جناب مسند نشین: یہ ریزولیوشن لے لیتے ہیں پھر اس کے بعد آپ ثوبیہ بی بی، بات کریں گی۔

Mr. Salahuddin, MPA, to move his resolution No. 233, in the House.

جناب صلاح الدین: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوہاٹ روڈ چونگی پشاور سے لے کر متنی تک بہت تنگ ہے اور موجودہ ٹریفک کے لئے ناکافی ہے، لہذا مذکورہ سڑک مناسب کی کشادگی کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

Mr. Speaker, if I recall, when I used to be a child, then we used to have problem with Kohat Road, and I remember when I used to be high school student, we still had the same issue persistently. Though some work was done around that time, but that was not enough for even that time. Now, since the time has gone much far away, much far ahead, the same issue is still persistent and nobody is paying enough attention, I mean to say, enough attention towards this. Mr. Speaker Sir, this road near Qamardin Ghari, place situated at Kohat Road. It`s always congested, jammed and blocked. Then, if we move a little bit further, we reach to Kohat Bus Stand, which is always congested, jammed and blocked. Some of a couple of Traffic Warden had been stationed at that point but they cannot perform their duty, because of the volume of the traffic. If we move a little bit further, then we go to 'Scheme Chowk', it's again the same issue jammed, traffic and blockage. The same is the case and scenario with "Siphon Chowk", it's another blocked road and if we

move a little bit further toward Kohat infront of Badhaber Police Station, and it`s again the same story and I am always getting late. Please, if a responsible Minster would notice this. I am always getting late ten to fifteen minutes per each of these five points that I mentioned. So, my humble request would be that this road may be widened and taken care of. Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law.

وزیر قانون: ایک تو سر، اگر وہ گھر سے لیٹ نکلتے ہیں، یہ روڈ کی ٹریفک کے اوپر نہ ڈالیں، ہو سکتا ہے وہ ٹائم پر نکلیں تو زیادہ ٹائم پر ہر جگہ پہنچ سکیں گے لیکن سر، میں ایک ریکویسٹ کروں گا کہ اس قرارداد کو ہم ضرور سپورٹ کریں گے کیونکہ پبلک انٹرسٹ کا مسئلہ آ جاتا ہے تو ہم پھر نہ کریں تو بھی زیادتی ہو گی لیکن سر، آپ سے بھی ریکویسٹ ہے اور سیکرٹریٹ سے بھی یہ ریکویسٹ ہے، میں نے پہلے بھی ایک دو مرتبہ اس کی نشاندہی بھی کی ہے یہ Chapter-XVIII ریزولیوشنز کے بارے میں ہے اور اس میں سر، ریزولیوشنز میں جو رول 123 ہے Right to move resolution ہے تو اس میں اگر Explanation کی طرف آپ آئیں تو اس میں سر، لکھا ہے۔ "General public interest" means a matter of interest at Provincial or National level and does not include development projects for which resources, feasibility reports and other technical requirements are pre-requisite" تو سر، میری یہ ریکویسٹ ہو گی سیکرٹریٹ سے آپ کے توسط سے کہ کال اٹینشن کے ذریعے یہ چیز آ سکتی ہے، یہ ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے آ سکتی ہے، یہ کسی اور طریقے سے ڈیبیٹ میں آ سکتی ہے لیکن اگر بار بار ہم اس ریزولیوشن کے بارے میں جو قانون ہے، ہم اس کو توڑتے جائیں، توڑتے جائیں تو یا تو اس کو پھر Amend کر دیں اور یا اس کو Follow کریں، تو ریزولیوشن اس وقت ہم Endorse کرتے ہیں کیونکہ یہ پبلک انٹرسٹ کا مسئلہ ہے لیکن میں Generally بات کر رہا ہوں کہ ڈیویلپمنٹل پراجیکٹس جو ہیں وہ ریزولیوشن کے ذریعے جو ہے یہ ہم قانون کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔

جناب مسند نشین: ہم اس کو لے لیتے ہیں۔ The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ayesha Bano Sahiba, please move a resolution.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms. Ayesha Bano: Janab Speaker Sahib, rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution.

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

محترمہ عائشہ بانو: بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب چیئر مین: اگر پہلے نہیں تھا تو اب ہو گیا ہے۔

قرار دادیں

محترمہ عائشہ بانو: جی جناب سپیکر صاحب، میری آج کے لئے دو ریزولیوشنز ہیں۔

ہر گاہ کہ پولیس کی جانب سے دیوانی اور فوجداری مقدمات میں ضبط شدہ گاڑیاں عرصہ دراز سے پولیس تھانوں میں کھڑی رہتی ہیں، پولیس سٹیشنز پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے باہر فٹ پاتھ پر ان کی موجودگی سے ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں اور ان گاڑیوں کے سپیئر پارٹس کے چوری ہونے کا خدشہ بھی ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ان ضبط شدہ گاڑیوں کے لئے مناسب کار پاؤنڈ یا ویئر ہاؤسز کو مختص کیا جائے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جا سکے اور لوگوں کو پریشانی سے بچایا جا سکے۔

جناب سپیکر صاحب، اکثر یہ ہوتا ہے کہ سول کیسز میں یا کریمنل کیسز میں جو گاڑیاں پکڑی جاتی ہیں وہ جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہوتا، وہ گاڑیاں تھانوں کے باہر کھڑا کر دی جاتی ہیں، اس میں زنگ آلودہ گاڑیاں باہر کھڑی رہتی ہیں، اس کے سپیئر پارٹس بھی چوری ہو رہے ہوتے ہیں، تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ صوبائی حکومت اس کے اوپر کارروائی کر کے ان کے لئے خاص جگہ پر Car pond designate کر کے وہاں پر ان کو شفٹ کرایا جائے۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law.

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، بالکل۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Zeenat Bibi, MPA, to please move her resolution in the House.

محترمہ زینت بی بی: شکریہ سپیکر صاحب۔ ہرگاہ کہ اقوام متحدہ کی تنظیم برائے خوراک وزراعت کی 2018 کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 37.5 ملین لوگ خوراک میں غذائیت کی کمی کا شکار ہیں، نیشنل فوڈ سروے کے مطابق 60 فیصد حاملہ خواتین خون کی کمی کا شکار ہیں جبکہ 37 فیصد خواتین کو فولاد اور 46.7 فیصد کو وٹامن اے، 71 فیصد کو وٹامن ڈی اور 24.5 فیصد کو زنک کی کمی کا سامنا ہے۔ چونکہ ان غذائی اجزاء کی قلت سے نہ صرف خواتین کی صحت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ ان کے بچے بھی اس کمی کا شکار ہو جاتے ہیں، کھانے کے تیل اور آٹے میں وٹامنز اور منرل ڈالنے سے ان مسائل پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law.

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Malik Liaqat Ali, MPA, to move his resolution in the House.

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک قرارداد لے کر آیا ہوں۔

جیسا کہ بیرونی ملک مقیم پاکستانی ہمارا قیمتی اثاثہ ہیں، ان پاکستانی شہریوں کے ساتھ ایئرپورٹ پر تعاون کے بجائے مختلف طریقوں سے مشکلات میں ڈالا جاتا ہے جو ان لوگوں میں تشویش پیدا کرنے کا سبب بن رہی ہیں، ایسے ہی ایک روایت کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ایئرپورٹ کا عملہ مختلف اوقات میں ان مسافروں کے پاسپورٹ کا ڈیٹا کال کے ان کے نام سے غیر رجسٹر شدہ موبائل رجسٹر کروا لیتے ہیں اور جب وہ واپس آتے ہیں تو ان کے نام پر پہلے ہی سے کوئی موبائل رجسٹر ہو چکا ہوتا ہے، تو ان کے پاس ذاتی موبائل

رجسٹرڈ کرنے پر بھاری ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مذکورہ گھناؤنے کھیل میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کر کے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی تشویش کا ازالہ کرے۔

سر، یہ بہت دنوں سے یہ لوگ بار بار یہی شکایت کرتے ہیں کہ ایئرپورٹ میں جو بھی لوگ آتے ہیں تو اس کے پاسپورٹ سے مختلف طریقوں سے ڈیٹا نکال کر کے پھر جب وہ اپنے موبائل کے لئے جب جاتے ہیں تو اس کے نام پر کوئی اور موبائل رجسٹرڈ ہوتے ہیں، تو اس میں سر، ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ ان لوگوں کا صحیح چھان بین کر کے ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، مہربانی۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that a resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Madiha Nisar, MPA, to move her resolution in the House.

Ms. Madiha Nisar: Thank you, Speaker Sahib. It's a joint resolution by me, Sardar Hussain Babak Sahib, Salahuddin Mohmand Sahib, Ayesha Naeem Sahiba, Ayesha Bano Sahiba, Law Minister, Sultan Khan Sahib, Dr. Aasia Inayatullah Sahib, IT Minister Kamran Bangash Sahib and Rehana Ismail Sahiba.

Animals cruelties prevalent in Pakistan, the shocking number of animals cruelty cases are reported every day on social media and is just a tip of the iceberg and most cases are never reported. Unlike violent crimes against people, cases of animal abuse are not compiled by state or federal agencies, making it difficult to calculate just how common they are. However, we can use the information that is available to try to understand and prevent cases of abuse. The North-West Frontier Province, Wildlife (protection, preservation, conservation and management) Act, 1975 is the only law dealing with the protection and welfare of wildlife at the provincial level. But this law looks to regulate hunting, trading meat and trophies, as well as the maintenance and regulation of reserves and national parks. Sentience is not recognized explicitly in Pakistan legislation, but there is acknowledgement that animals can feel pain and suffer in the

prevention of cruelty to Animals Act, 1890 (Section-3). This refers to domestic or captured animals (section-2). The Act also requires animals to be protected from injury and suffering when used in fighting events from overloading, bestiality and from being killed in unnecessary cruel manner. This House resolves that the lack of recent updating demonstrates a lack of attention to animal welfare in the country. Therefore, the legislation is not sufficient for enabling animal sentience and the concept of animal welfare to be recognized in the provinces and throughout country. The members of KP Assembly demand that the relevant departments must enforce existing legislation and agree to introduce more progressive laws highlighting the importance of animal protection, including by the introducing the full concept of sentience in legislation to ensure stricter punishments for the protection of animals from human brutality. Thank you.

Mr. Chairman: Is it the desired of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 19th July, 2019.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 19 جولائی 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)